فلاح دارین
مرتب: حضرت مولانا محمد عبدالماجد قادری عثمانی بدایونی
تخریج وتصحیح: مولانا دلشاد احمد قادری
(استاذ مدرسہ قادریہ بدایوں)

شکریہ

ہم عزت مآب محترم علامہ اسید الحق عاصم قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نہایت ممنون ہیں کہ انھوں نے یہ کتاب انٹرنیٹ پر پبلش کرنے کے لئے ہمیں عنایت فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے اس تعاون پر ان کو اجر کثیر عطا فرمائے اور قبلہ علامہ صاحب کے فیوضات و برکات و درجات میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نفس اسلام ویب ٹیم

www.nafseislam.com

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں تمہارے لیے (پیروی کے) بہترین نمونے ہیں

فلاح الدارین باتباع سید الکونین

فلاحِ دارین

مرتب

حضرت مولانا محمد عبدالماجد قادری عثمانی بدایونی

تخریج وتصحیح

مولانا دلشاد احمد قادری

(استاذ مدرسہ قادریہ بدایوں)

ناشر

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات (۳۴)

☆ کتاب	:	فلاحِ دارین (فلاح الدارین باتباع سید الکونین)
☆ تصنیف	:	حضرت مولانا محمد عبد الماجد قادری بدایونی
☆ تخریج وتصحیح	:	مولانا دلشاد احمد قادری (استاذ مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں)
☆ طبع اول	:	۱۹۴۴ء عثمانی پریس بدایوں
☆ طبع جدید	:	ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ/نومبر ۲۰۰۸ء
☆ تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
☆ کمپوزنگ	:	عثمانیہ کمپیوٹرز مدرسہ قادریہ بدایوں
☆ ناشر	:	تاج الفحول اکیڈمی بدایوں
☆ تقسیم کار	:	مکتبہ جام نور، ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ قیمت	:	

رابطے کے لئے

TAJUL FAHOOL ACADEMY

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mahalla,Budaun-243601 (U.P.) India

Phone : 0091-9358563720

انتساب

اپنے اُن تمام بھائیوں

کے نام

جو اس کتاب میں درج احادیث کو

پڑھیں، سمجھیں، ان پر عمل کریں

اور ان کو اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچائیں

جشن زریں

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عنابی ہے　　　یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

شوال ۱۴۲۹ھ/ مارچ ۲۰۱۰ء میں تاجدار اہل سنت حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری (زیب سجادہ خانقاہ قادریہ بدایوں شریف) کے عہد سجادگی کو پچاس سال مکمل ہونے جارہے ہیں، ان پچاس برسوں میں اپنے اکابر کے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے رشد و ہدایت، اصلاح و ارشاد، وابستگان کی دینی اور روحانی تربیت اور سلسلۂ قادریہ کے فروغ کے لئے آپ کی جدوجہد اور خدمات محتاج بیان نہیں، آپ کے عہد سجادگی میں خانقاہ قادریہ نے تبلیغی، اشاعتی اور تعمیری میدانوں میں نمایاں ترقی کی، مدرسہ قادریہ کی نشاۃ ثانیہ، کتب خانہ قادریہ کی جدید کاری، مدرسہ قادریہ اور خانقاہ قادریہ میں جدید عمارتوں کی تعمیر، یہ سب ایسی نمایاں خدمات ہیں جو خانقاہ قادریہ کی تاریخ کا ایک روشن اور تابناک باب ہیں۔

بعض وابستگان سلسلہ قادریہ نے خواہش ظاہر کی کہ اس موقع پر نہایت تزک واحتشام سے ''پچاس سالہ جشن'' منایا جائے، لیکن صاحبزادۂ گرامی قدر مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری (ولی عہد خانقاہ قادریہ بدایوں) نے فرمایا کہ ''اس جشن کو ہم 'جشن اشاعت' کے طور پر منائیں گے۔ اس موقع پر اکابر خانوادۂ قادریہ اور علماء مدرسہ قادریہ کی پچاس کتابیں جدید آب و تاب اور موجودہ تحقیقی و اشاعتی معیار کے مطابق شائع کی جائیں گی، تاکہ یہ 'پچاس سالہ جشن' یادگار بن جائے اور آستانہ قادریہ کی اشاعتی خدمات کی تاریخ میں یہ جشن ایک سنگ میل ثابت ہو''۔ لہٰذا حضور صاحب سجادہ کی اجازت وسرپرستی اور صاحبزادۂ گرامی کی نگرانی میں تاریخ ساز اشاعتی منصوبہ ترتیب دیا گیا اور اللہ کے بھروسے پر کام کا آغاز کر دیا گیا، اس اشاعتی منصوبے کے تحت گزشتہ دس ماہ میں ۱۳؍ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، اب تاج الفحول اکیڈمی منصوبے کے دوسرے مرحلے میں ۱۵؍ کتابیں منظر عام پر لا رہی ہے، زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

رب قدیر و مقتدر سے دعا ہے کہ حضرت صاحب سجادہ (آستانہ قادریہ بدایوں) کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے، آپ کا سایہ ہم وابستگان کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ تاج الفحول اکیڈمی کے اس اشاعتی منصوبے کو بحسن وخوبی پایہ تکمیل کو پہنچائے اور ہمیں خدمت دین کا مزید حوصلہ اور توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عبدالقیوم قادری

جنرل سکریٹری تاج الفحول اکیڈمی

فہرست مشمولات

عنوان	صفحہ

حرف آغاز

مرتب کتاب نبیرۂ تاج الفحول مجاہد آزادی مولانا عبدالماجد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے اندر بڑی جامعیت رکھتی ہے۔علم وفضل، حال ومقام، تصنیف وتالیف، شعروسخن، قومی وملی قیادت، سیاسی تدبر، تحریک وتنظیم اور شعلہ بیانی ان سب اوصاف کو جمع کر کے جو شخصی خاکہ تیار کیا جائے گا وہ مولانا عبدالماجد بدایونی کے مرقع حیات سے بہت مشابہ ہوگا۔آپ نے صرف ۴۶ رسال کی عمر میں جو عظیم دینی وملی خدمات انجام دیں وہ آج ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔

نصابی کتب کی ترتیب وتالیف ہو یا میدان مناظرہ میں حق وباطل کی کشمکش، دعوتی واصلاحی میدان ہو یا خالص سیاسی رزم گاہ، آپ کا اشہب قلم ہر میدان میں رواں دواں نظر آتا ہے۔زیر نظر کتاب ''فلاح الدارین باتباع سید الکونین'' آپ کے وسعت مطالعہ اور حسن ترتیب کا خوبصورت مرقع ہے۔

اس مجموعہ میں مختلف عنوانات کے تحت تقریباً ڈھائی سو احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں۔یہ کتاب ۱۳۴۱ھ/1921ء میں تالیف کی گئی تھی اور اسی سال مولوی محمد ظہور الحق مقتدری بدایونی کے زیر اہتمام عثمانی پریس بدایوں سے شائع ہوئی تھی۔

اب تقریباً ۸۸ رسال کے بعد تاج الفحول اکیڈمی اس کتاب کو جدید آب وتاب کے ساتھ شائع کر رہی ہے۔پہلی اشاعت کے سرورق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تصحیح اور کتاب پر نظر ثانی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن قادری بدایونی مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں نے کی تھی، اب ۸۸ رسال بعد ایک بار پھر یہ سعادت مدرسہ قادریہ بدایوں کے ایک لائق مدرس عزیزم مولانا دلشاد احمد قادری کے حصہ میں آئی۔

عزیز موصوف نے کتاب میں موجود احادیث کی از سر نو تخریج کی ہے، پہلی اشاعت میں حدیث کے نیچے صرف کتاب کا نام درج تھا اب حاشیہ میں جدید منہج کے مطابق احادیث کی مکمل تخریج درج کر دی گئی ہے۔ کچھ احادیث ایسی تھیں جن کا ماخذ تلاش کے باوجود نہ مل سکا ان کو ایسے ہی درج کر دیا گیا۔ احادیث کا اردو ترجمہ آج سے ۸۸ سال پہلے کا ہے، لہٰذا اس میں ایسے الفاظ وتراکیب بکثرت تھیں جن کا سمجھنا آج کے ایک عام اردو داں قاری کے لئے دشوار ہے، مولانا نے اس پہلو پر بھی توجہ کی اور اردو ترجمے میں حذف و اضافہ کر کے عام فہم اور آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ حدیث کے عربی متن، اردو ترجمے اور تخریج کو ایک مرتبہ بنظر غائر دیکھ لیتا، لیکن بعض مصروفیات کی وجہ سے فی الحال یہ ممکن نہ ہوسکا۔

عہد تدوین ہی سے یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب سے متعلق احادیث میں محدثین حدیث کی صحت کا وہ سخت معیار نہیں برتتے جو عقائد یا حرام و حلال سے متعلق احادیث میں برتا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت امام احمد بن حنبل اور امام نووی کا منہج اہل علم کے درمیان مشہور و معروف ہے۔ لہٰذا اگر ''فلاح دارین'' کے مرتب نے فضائل اعمال یا ترغیب وترہیب کے باب میں چند ضعیف احادیث درج کر دی ہوں تو اس کو ان اکابر محدثین کے اسی منہج کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔

تاج الفحول اکیڈمی اپنے اشاعتی منصوبے کے دوسرے مرحلے میں زیر نظر کتاب کے ساتھ ساتھ مولانا عبد الماجد بدایونی کے دو اور رسالے ''فتویٰ جواز عرس'' اور ''القول السدید'' بھی شائع کر رہی ہے۔ انشاء اللہ اگلے مرحلے میں مولانا کی کتاب ''دربار علم''، ''خلاصۃ العقائد'' اور آپ کے مضامین کا مجموعہ ''مضامین ماجد'' کے نام سے منظر عام پر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

رب قدیر و مقتدر تاج الفحول اکیڈمی کے اس تاریخ ساز اشاعتی منصوبے کو بحسن وخوبی پایۂ تکمیل کو پہنچائے، اور اکیڈمی کے تمام معاونین کو ان کی خدمت پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

۲۰، شوال المکرم ۱۴۲۹ھ	اسید الحق قادری
۲۱، اکتوبر ۲۰۰۸ء	مدرسہ قادریہ بدایوں

☆☆☆

مولانا عبدالماجد بدایونی: شخصیت اور خدمات

مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری

سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے، دین وسنیت کے حوالے سے آپ کی خدمات ہماری تاریخ کا ایک زریں باب ہیں، آپ کے دو صاحبزادے تھے، بڑے صاحبزادے مولانا محی الدین قادری عثمانی (م ۱۲۷۰ھ) اور دوسرے صاحبزادے تاج الفحول مولانا عبدالقادر محب رسول قادری بدایونی (م ۱۳۱۹ھ) مولانا محی الدین قادری کے صاحبزادے مولانا حکیم مرید جیلانی (م ۱۲۹۷ھ) تھے، اور ان کے صاحبزادے مولانا حکیم عبدالقیوم شہید قادری بدایونی (م ۱۳۱۷ھ) تھے۔ حکیم عبدالقیوم قادری کے دو صاحبزادے تھے ایک مجاہد آزادی مولانا حکیم عبدالماجد قادری بدایونی (م ۱۳۵۰ھ) اور دوسرے صاحبزادے مجاہد ملت مولانا عبدالحامد قادری بدایونی (م ۱۳۹۰ھ) صدر جمعیۃ علماء پاکستان۔

ولادت، تعلیم، بیعت:

حضرت مولانا ابوالمنظور حکیم عبدالماجد قادری بدایونی کی ولادت ۴؍شعبان ۱۳۰۴ھ مطابق ۲۸؍اپریل ۱۸۸۷ء کو مولوی محلہ بدایوں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حضرت مولانا عبدالمجید مقتدری آنولوی اور حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب قادری بدایونی سے حاصل کی، درس نظامی کی منتہی کتابیں استاذ العلماء حضرت مولانا محب احمد قادری بدایونی سے پڑھیں اور تکمیل حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی قدس سرہٗ سے فرمائی۔ بعض

اسباق والد گرامی حضرت مولانا حکیم عبدالقیوم شہید اور جد محترم تاج الفحول محب رسول مولانا عبدالقادر قادری بدایونی قدس سرہ سے بھی سماعت کئے۔ ۱۳۲۰ھ میں حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی نے سند فراغت عطا فرمائی۔ اس کے بعد دو سال دہلی میں رہ کر حکیم غلام رضا خاں کے پاس طب کی تکمیل کی۔ ۱۳۲۲ھ میں حکیم صاحب نے سند فراغت سے نوازا جس پر مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے بھی دستخط کئے۔

جب حضرت تاج الفحول نے سیدنا شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی قدس سرہ کو اجازت و خلافت سے نوازا تو مولانا حکیم عبدالقیوم شہید صاحب نے اپنے صاحبزادے مولانا عبدالماجد بدایونی کو سیدنا شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی کے دست حق پرست پر بیعت کروادیا۔ بعد میں پیرو مرشد نے آپ کو تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

مدرسہ شمس العلوم کا احیاء اور جدید کاری:

حضرت مولانا عبدالماجد قادری بدایونی قدس سرہٗ کے والد ماجد نے ۱۳۱۷ھ میں جامع مسجد شمسی بدایوں میں مدرسہ شمسیہ کی بنیاد رکھی استاذ العلماء علامہ محب احمد قادری علیہ الرحمہ اس کے پہلے صدر مدرس منتخب ہوئے۔ ۱۱/صفر ۱۳۱۷ھ / ۲۲/جون ۱۸۹۹ء میں مدرسہ کا تاسیسی جلسہ ہوا جس میں حضور تاج الفحول سیدنا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی، حافظ بخاری سید شاہ عبدالصمد چشتی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حضرت مولانا محدث سورتی علیہم الرحمہ نے شرکت فرمائی۔ ابتداءً چند برسوں تک اس مدرسہ نے نمایاں خدمات انجام دیں بعد میں یہ گردشِ زمانہ کا شکار ہوا۔ مولانا عبدالماجد بدایونی نے میدانِ عمل میں قدم رکھنے کے بعد مدرسہ کی طرف توجہ مبذول کی اور از سرنو اس کی آبیاری فرمائی۔ شہر کے درمیان ایک وسیع زمین حاصل کر کے ۳/ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ / ۲۸/جنوری ۱۹۱۷ء کو ایک وسیع عمارت کی بنیاد رکھی اور مدرسہ کا نام مدرسہ شمسیہ سے بدل کر دارالعلوم شمس العلوم تجویز کیا چند سال میں ایک پر شکوہ عمارت کی تعمیر ہوگئی۔ عمارت کی تکمیل کے بعد یہ مدرسہ جامع مسجد شمسی سے منتقل ہو کر جدید عمارت میں قائم ہو گیا۔ مدرسہ کی عمارت کے قریب ہی شاندار

دارالاقامہ تعمیر کیا گیا۔ ریاست حیدرآباد، رامپور اور بھوپال سے مدرسہ کے لئے امداد جاری ہوئی۔ مدرسہ کی تعلیم کا معیار بلند ہو گیا۔ درس نظامی کے علاوہ مولوی، عالم، فاضل اور منشی وغیرہ کے امتحانات میں بھی طلبہ شریک ہونے لگے۔ پروفیسر ایوب قادری لکھتے ہیں......

> ''جلد ہی مدرسہ شمس العلوم نے ملک کی دینی درسگاہوں میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا۔ ملک کے مختلف حصوں اور علاقوں سے طلبہ تحصیل علم کے لئے آنے لگے۔ لائق اور محنتی علماء بہ حیثیت مدرسین اور اساتذہ مدرسہ سے وابستہ ہو گئے۔ دستار بندی کے موقع پر نہایت شاندار جلسے منعقد ہوتے ان جلسوں میں تمام ہندوستان کے ممتاز اور مشہور علماء شریک ہوتے''۔
>
> (مجلہ بدایوں، کراچی، مئی ۱۹۹۶ئ، ص:۴۸)

مدرسہ میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی گئی جس میں مختلف علوم وفنون کی سیکڑوں کتابیں جمع کی گئیں۔ یہ لائبریری ہزار شکست وریخت کے باوجود آج بھی اپنی اہمیت رکھتی ہے۔ مدرسہ سے ایک ماہنامہ کا اجراء کیا گیا جو ابتداء میں مذاکرہ علمیہ کے نام سے شائع ہوا اور بعد میں ''ماہنامہ شمس العلوم'' کے نام سے جاری رہا۔ یہ ماہنامہ حضرت مولانا عبدالماجد بدایونی صاحب کی وفات تک جاری رہا۔

مذہب ومسلک کی اشاعت کے لئے مدرسہ کے زیر انتظام مطبع قادری کے نام سے ایک پریس لگوائی گئی جس سے اکابرین آستانہ قادریہ اور علماء بدایوں کی تصانیف کے ساتھ ساتھ دیگر علماء اہل سنت کی علمی تحقیقی اور دعوتی واصلاحی کتب ورسائل شائع کئے گئے۔

قومی وسیاسی خدمات:

مولانا نے اپنے زمانے کی تمام اہم قومی، ملی اور سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا اور قائدانہ کردار ادا کیا۔ مجلس خدام کعبہ (۱۹۱۲ئ)، خلافت کمیٹی (۱۹۱۹ئ)، جمعیۃ العلماء (۱۹۱۹ئ)، تحریک ترک موالات (۱۹۲۰ئ)، تحریک تبلیغ (۱۹۲۲ئ)، تحریک تنظیم

(۱۹۲۴ئ)، مسلم کانفرنس (۱۹۲۹ئ) ہر تحریک میں ایک فعال کارکن، مشیر خصوصی، مخلص کارگزار اور اس تحریک کے مبلغ وواعظ کے طور پر شریک رہے، مدتوں صوبائی خلافت کمیٹی کے صدر رہے، انڈین نیشنل کانگریس کے رکن رہے۔ (ڈاکٹر شمس بدایونی: مضمون'' مولانا عبدالماجد بدایونی'' مطبوعہ معارف اعظم گڑھ، اکتوبر ۲۰۰۷ئ، ص: ۲۹۳) گڑھ، اکتوبر ۲۰۰۷ئ، ص: ۲۹۳)

سید سلیمان ندوی مولانا کے قائدانہ کردار کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

> ''خدام کعبہ، طرابلس، بلقان، کانپور، خلافت، کانگریس، تبلیغ، مسلم کانفرنس، یہ وہ تمام مجالس ہیں جو ان کی خدمات سے گراں بار ہیں''۔
> (معارف اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۳۲ئ)

مولانا عبدالماجد بدایونی نے خلافت کمیٹی کے اجلاس ممبئی، اجلاس ناگپور اور اجلاس کلکتہ سمیت کئی جلسوں کی صدارت کی۔ مجلس خلافت نے شریف حسین اور ابن سعود کے تنازع کا جائزہ لینے اور ان کے درمیان تصفیہ کا ماحول پیدا کرنے کے لئے ایک وفد حجاز بھیجا جس میں مولانا عبدالماجد بدایونی بھی ایک اہم رکن کی حیثیت سے شریک ہوئے اور حجاز ومصر کا دورہ فرمایا۔ (اس وفد خلافت کی نوعیت، کارکردگی اور نتائج کا تذکرہ تفصیل طلب ہے، فی الحال ہم اس کو قلم انداز کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے دیکھئے:

۱۔ نگارشات محمد علی: مرتبہ رئیس احمد جعفری، ادارۂ اشاعت اردو حیدرآباد دکن ۱۹۴۴ئ،

۲۔ تاریخ نجد وحجاز: مفتی عبدالقیوم ہزاروی، ص: ۲۴۷ تا ۲۵۸، رضوی کتاب گھر طبع چہارم ۲۰۰۰ئ،

۳۔ سید سلیمان ندوی حیات اور ادبی کارنامے: ڈاکٹر سید محمد ہاشم، ص: ۱۲۶ - ۱۲۷، علی گڑھ ۱۹۹۵ئ)

مولانا ایک ہمہ جہت اور سیماب صفت شخصیت کے مالک قائد ورہنما تھے۔ ہر وقت کسی نہ کسی مسلکی، قومی یا سیاسی کام کی دھن میں رہتے تھے۔ آپ اپنی تمام تر صلاحیتیں اور

اوقات خدمت دین کے لئے وقف کر دیتے تھے۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

''جماعت علماء میں یہی ایک ہستی تھی جس کی زندگی کے ایک لمحہ کو بھی کسی وقت چین نصیب نہ ہوا۔ ہر وقت اور ہر نفس ان کو کام کی ایک دھن لگی ہوئی تھی جس کے پیچھے ان کا آرام وچین، اہل وعیال اور جان و مال ہر چیز قربان تھی۔ یہ سماں بھی گذرا ہے کہ ان کے گھر میں کفن ودفن کا سامان ہو رہا ہے اور وہ مردہ قوم کی مسیحائی کے لئے کانپور ولکھنؤ کی تگ ودو میں مصروف ہیں''۔

(معارف اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۳۲ئ)

مولانا عبدالماجد دریابادی مدیر ''سچ'' اپنے تعزیتی مضمون میں لکھتے ہیں:۔

''جس تحریک میں شریک ہوئے دل و جان، شغف و انہماک، مستعدی وسرگرمی سے شریک ہوئے جس کام کو ہاتھ لگایا اس میں جان ڈال دی، زندگی کے آخری ۱۱-۱۲ر سال کا ہر گھنٹہ بلکہ کہنا چاہیے ہر منٹ قومیات کے لئے وقف تھا، سکون وراحت کا کوئی زمانہ نہ تھا۔ مسلسل علالتوں اور پیہم خانگی صدمات کے باوجود کام کے پیچھے دیوانے تھے اور ایک جگہ بیٹھنا تو جانتے ہی نہ تھے۔ تیز بخار چڑھا ہوا ہے اور حجاز کانفرنس کے اہتمام میں مصروف، سینہ میں درد ہو رہا ہے اور امین آباد پارک میں محفل میلاد میں ڈھائی ڈھائی تین تین گھنٹہ تک بیان ہو رہا ہے۔ شانہ میں ورم، ہاتھ جھولے میں پڑا ہوا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ مجلس تنظیم کی مجلس عاملہ میں شرکت نہ ہو؟ والدہ ماجدہ نزع میں اور مولانا کانپور میں تقریر کر رہے ہیں۔ بیوی کی آخری سانسوں کی اطلاع آ رہی ہے اور آپ ہیں کہ دہلی کی جامع مسجد میں خود رو رو کر دوسروں کو رلا رہے ہیں۔ کل لکھنؤ تھے، آج کلکتہ پہنچ گئے،

عید کا چاند لاہور میں دیکھا تھا نماز آ کر میرٹھ میں پڑھی، صبح پٹنہ میں
تھے شام کو معلوم ہوا کہ دکن کے راستہ میں ہیں۔ عجیب وغریب
مستعدی تھی عجیب تر ہمت مردانگی''۔(سچ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۱ئ)

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:۔

''مولانا عبد الماجد نہایت ذہین عالم اور بے مثل مقرر تھے، انھوں نے
تحریکِ خدام کعبہ، خلافت کمیٹی، مسلم کانفرنس اور جمعیۃ العلماء سب میں
حصہ لیا۔ وہ علی برادران کے دست راست تھے، انھوں نے تمام ملک کو
چھان مارا اور ملک کی سیاسی بیداری میں نمایاں کردار ادا کیا۔ برصغیر کی
سیاست میں ان کا نمایاں حصہ رہا ہے۔ انھوں نے شدھی اور سنگٹھن کے
زمانے میں آگرہ اور بھرت پور کے علاقہ میں ایک جماعت بھیجی، ان
کے بعض متوسلین نے آگرہ میں ڈیرے جما دیئے اور ایک رسالہ نکالا''۔
(مقالہ ''عہد برطانیہ میں علماء بدایوں کے سیاسی رجحانات'': ماہنامہ
مجلہ بدایوں کراچی، شمارہ جنوری ۱۹۹۴ئ)

اسی مقالہ میں آگے لکھتے ہیں:۔

''مولانا عبد الماجد کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے زمانے میں
کام کرنے والوں کی ایک جماعت پیدا کر دی، جس نے ان کے بعد
مذہبی اور سیاسی میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں''۔ (مرجع
سابق)

محترم ضیاء علی خاں بدایونی نے اپنی کتاب ''ہست و بود'' میں فرزندان بدایوں کی قومی اور سیاسی جد و جہد کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب کے چند متعلقہ اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں جن سے مولانا عبد الماجد بدایونی کی قومی اور سیاسی خدمات پر روشنی پڑتی ہے۔

بدایوں میں خلافت کمیٹی کا قیام:

جولائی ۱۹۱۹ء میں مولانا محمد علی جوہر نے خلافت کمیٹی قائم کی جس کا مقصد ترکوں پر کئے گئے انگریزوں کے مظالم اور زیادتیوں کو بے نقاب کرنا تھا۔ مولانا عبدالماجد بدایونی اس کے سرگرم رکن تھے۔ ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک بھر کے مسلمان جوق در جوق اس میں شامل ہو گئے۔ (ہست و بود، ص:۱۹۱- مطبوعہ بدایوں بار اول ۱۹۸۷ئ)

جمعیۃ علماء ہند:

نومبر ۱۹۱۹ء میں جمعیۃ علماء ہند کا انعقاد عمل میں آیا۔ انجمن خدام کعبہ اور انجمن خدام الحرمین قائم ہوئی، بدایوں کے علما ان میں پیش پیش رہے۔ مولانا عبدالماجد بدایونی جمعیۃ علماء ہند کے بانیوں میں تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر صاحب بدایونی، خواجہ نظام الدین صاحب بدایونی نیز مولانا قدیر بخش صاحب بدایونی اس کے خصوصی رُکن تھے۔ (مرجع سابق)

جمعیۃ علماء کانپور:

ادھر جمعیۃ علماء ہند نے کانگریس میں شمولیت کا اعلان کیا اُدھر بعض علماء نے کانگریس سے سیاسی نظریات میں اختلاف کے سبب جمعیۃ سے علیحدگی اختیار کر کے دوسری جمعیۃ علماء ہند کی تشکیل شروع کر دی۔ مولانا خواجہ نظام الدین صاحب نے تحریر کیا ہے کہ علی برادران، مولانا حسرت موہانی، حضرت اقدس مولانا عبدالقدیر بدایونی اور حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی جیسے رہنمایانِ آزادی جمعیۃ سے دور ہوتے گئے اور جمعیۃ علماء ہند کانپور مقابل میں رونما ہوئی۔ حضرت اقدس (مولانا شاہ عبدالقدیر صاحب) جو صوبہ جمعیۃ کے صدر تھے حضرت مولانا عبدالماجد بدایونی، حضرت مولانا نثار احمد صاحب کانپوری اور حضرت مولانا شاہ فاخر صاحب کے بعد جمعیۃ کانپور کے صدر تجویز کئے گئے۔ (مرجع سابق، ص:۱۹۸)

مذہبی مناظروں کا زمانہ:

ہنوز یہ سلسلہ جاری تھا کہ ہندوستان کی سیاست میں اچانک تبدیلی واقع ہوئی، ہندو

مسلم اتحاد ختم ہو گیا۔ اس کا اثر بدایوں ضلع پر بھی پڑا، آریوں اور مسلمانوں نیز عیسائیوں اور مسلمانوں سے مذہبی مناظرے ہونے لگے۔ ان مناظروں میں بدایوں کے جن علماء نے حصہ لیا ان میں مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی، مولانا قطب الدین برہمچاری سہسوانی اور مولوی عبد الحق صاحب بدایونی خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں۔ اسی دوران شدھی سنگٹھن کا زور ہوا، تبلیغی تحریک نے شدت اختیار کی، چودھری بدن سنگھ اور بابو دھرم پال صاحب نے شدھی سنگٹھن کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ مولانا عبد الماجد صاحب اور مولوی ادریس خاں صاحب نے تبلیغی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ (مرجع سابق)

بدایوں میں تبلیغی کانفرنس:

مولانا عبد الماجد صاحب نے گاندھی جی سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد ۱۹۲۳ئ میں بدایوں میں تبلیغی کانفرنس بلائی، جس کا اجلاس چراغ علی شاہ کے تکیے میں منعقد ہوا۔ کلکتہ کے سر عبد الرحیم صاحب نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ (مرجع سابق، ص:۲۰۰)

مولانا بدایونی جمیعۃ تبلیغ اسلام کے صوبائی صدر تھے، تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مولانا کی خدمات اس قدر نمایاں اور قابل ذکر ہیں کہ اس کا اعتراف نواب محمد اسماعیل خاں مرحوم صدر پراونشل خلافت کمیٹی نے اپنے خطبۂ صدارت میں کیا ہے، ۷/۸/اپریل ۱۹۲۱ء کو میرٹھ میں نواب محمد اسماعیل خاں مرحوم کی زیر صدارت آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقد ہوئی، اپنے خطبۂ صدارت میں نواب صاحب فرماتے ہیں:۔

''اس مقام پر یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ تبلیغ کی تمام سعی اور وفود کو کامیاب بنانے کا کلی مرحلہ صرف حضرت صدر شعبۂ تبلیغ، قوم کے محترم رہنما مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی کی مسلسل و مستقل کوششوں اور فقط ان کے فیض زبان اور زور بیان کا نتیجہ ہے، جن کے وجود کو قدرت نے ہمارے لئے اس وقت ایک نعمت بنا دیا ہے'' (خطبۂ صدارت نواب محمد اسماعیل خاں: ص۶، شانتی پریس میرٹھ ۱۹۲۱ئ)

مولانا عبد الماجد بدایونی کی قومی اور سیاسی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے

معتمد خاص اور تمام تحریکات میں ان کے ہم سفر مولانا عبدالصمد مقتدری بدایونی (نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند صوبہ متحدہ) تحریر فرماتے ہیں:-

''دُنیا جانتی ہے کہ کلکتہ کے اسپیشل اجلاس کانگریس و خلافت میں تحریک ترک موالات کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے کیا کچھ نہ کیا اور جس وقت ترک موالات کا تصور کرتے ہوئے بھی دل و دماغ لرزتے تھے اس وقت آپ خلافت کانفرنس کے اسٹیج پر بحیثیت صدر ترک موالات کو مذہبی وقومی، ملی وملکی فرض بتا کر قوم و ملک کو عمل پیرا ہونے کی دعوت دے رہے تھے اور یہ جذبۂ حریت صرف قول تک محدود نہ رہا بلکہ مردانہ وار آپ اس میدان میں اترے اور سرزمین ہند کا چپہ چپہ آپ نے چھان مارا۔ کانگریس سول نافرمانی کی تحقیقاتی کمیشن میں بھی مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم اور پنڈت موتی لال نہرو آنجہانی کے ہمراہ مسلسل شریکِ سفر رہ کر دنیا کو اپنا جذبۂ حریت مسلم کرا دیا۔ (مقدمہ ''پارہائے جگر'' ص: ۴-۵، مطبوعہ ادبی پریس لکھنؤ ۱۹۳۱ئ)

مشہور کانگریسی لیڈر بابو رگھو ویر سہائے لکھتے ہیں:-

''مولانا عبدالماجد بدایونی نے خلافت کے سمبندھ (سلسلہ) میں اپنے جوشیلے بھاشڑوں (تقریروں) دوارا (کے ذریعہ) دیش ویاپی کھیاتی (ملک گیر شہرت) حاصل کر لی تھی اور گاندھی جی و علی برادران کے نکٹ سمپرک (قریبی رابطے) میں آگئے تھے۔ انھیں کے آگرہ (درخواست) پر مہاتما گاندھی جی پہلی بار ۱۱رمارچ سن ۱۹۲۱ئ میں مولانا شوکت علی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، کستوربا گاندھی، سید محمد حسین سیکریٹری پرانتیہ (صوبائی) خلافت کمیٹی یوپی، مولانا سلامت اللہ فرنگی محلی، مولانا نثار احمد کانپوری کے ساتھ

پدھارے (آئے)''۔ (بدایوں ضلع کے سوتنتر تا سنگرام کا اتہاس 1919-1947 (ہندی) ص ۲۴، مطبوعہ ضلع ناگرک پریشد بدایوں ۱۹۷۴ئ)

مولانا عبدالماجد بدایونی جس تحریک میں شریک ہوئے قائدانہ حیثیت سے شریک ہوئے۔ بے شمار اجلاسوں اور کانفرنسوں کی صدارت کی۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر وغیرہ کی موجودگی میں کسی اجلاس کی صدارت صدر اجلاس کی عظمت و رفعت مقام کی دلیل ہے۔ ایک سرسری تلاش کے بعد مولانا عبدالماجد بدایونی کی صدارت میں منعقد ہونے والے جن اجلاس یا کانفرنسوں کا پتہ لگا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ خلافت کانفرنس ناگپور ۱۹۲۰ء
۲۔ خلافت کانفرنس بمبئی ۱۹۲۱ء
۳۔ خلافت کانفرنس کلکتہ
۴۔ بہار ڈویزنل خلافت کانفرنس پٹنہ ۱۳۳۹ھ
۵۔ خلافت کانفرنس ضلع بیلگام کرناٹک ۱۳۳۹ھ
۶۔ اجلاس جمعیۃ علماء صوبہ راجستھان ۱۳۴۲ھ
۷۔ اجلاس خلافت کمیٹی بسلسلۂ افتتاح شعبۂ تبلیغ، میرٹھ ۱۳۳۸ھ

مولانا بدایونی کی عملی اور تحریکی زندگی اور مذہبی و قومی جدوجہد کا اندازہ ان عہدوں اور مناصب سے بھی لگایا جاسکتا ہے جن کو مولانا نے مختلف اوقات میں زینت بخشی۔ یہاں ہم ایک سرسری خاکہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جس سے مولانا کی وسیع تر خدمات اور قائدانہ حیثیت کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

۱۔ مہتمم مدرسہ شمس العلوم بدایوں
۲۔ مدیر اعلیٰ ماہنامہ شمس العلوم بدایوں

۳۔ ناظم جمعیۃ علماء ہند صوبہ متحدہ

۴۔ رکن مرکزی مجلسِ خلافت

۵۔ صدر مجلس خلافت صوبہ متحدہ

۶۔ صدر خلافت تحقیقاتی کمیشن

۷۔ رکن وفد خلافت برائے حجاز

۸۔ رکن مجلس عاملہ مسلم کانفرنس

۹۔ رکن انجمن خدّام کعبہ

۱۰۔ رکن انڈین نیشنل کانگریس

۱۱۔ صدر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ آگرہ واودھ

۱۲۔ بانی رکن مجلس تنظیم

۱۳۔ بانی رکن جمعیۃ علما ہند کانپور

۱۴۔ بانی و مہتمم مطبع قادری بدایوں

۱۵۔ بانی وسرپرست عثمانی پریس بدایوں

۱۶۔ بانی دارالتصنیف بدایوں۔

خطابت:

حضرت مولانا عبدالماجد بدایونی ان تمام گونا گوں خوبیوں کے ساتھ ایک ساتھ ایک شعلہ بیان خطیب بھی تھے۔ محفل میلاد ہو یا مجلس محرم، عرس کی محفل ہو یا بزم مناظرہ، سیاسی جلسہ ہو یا قومی کانفرنس ہر جگہ مولانا کی خطابت کی گونج سنائی دیتی تھی۔ شعلہ بیانی اور ولولہ انگیزی آپ پر ختم تھی مولانا کا یہ ایسا وصف تھا کہ اس کا اعتراف ان کے تمام معاصرین نے بیک زبان کیا ہے۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:-

"مرحوم کی قوت خطابت غیر معمولی تھی ان کی تقریر جذباتِ اسلامی کی ترجمان ہوتی تھی"۔ (معارف اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۳۲ئ)

مولانا عبدالماجد دریابادی نے بھی مولانا کی اس خوبی کا اعتراف کیا ہے:-

''تقریر اور مؤثر تقریر ہر موضوع پر کہہ سکتے تھے سیاسی اور عام مذہبی عنوانات پر بھی دلوں کو دہلا دیتے اور مجلس کو لٹا دیتے تھے، حبیب رب العالمین کا ذکر پاک کرنے اٹھتے تو آپ میں نہ رہتے، بلبل کی طرح بولتے اور چہکتے اور شاخ گل کی طرح جھومتے اور لچکتے، خطابت لپٹ لپٹ کر بلائیں لیتی اور خوش بیانیاں مست ہو کر منھ چومتیں، ایک ایک فقرہ معلوم ہوتا تھا کہ عشق و محبت کے سانچے میں ڈھلا ہوا اور ایک ایک جملہ نظر آتا تھا کہ سنوار گزار کے عطر میں بسا ہوا نکلتا ہے''۔

(سچ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۱ئ)

سید حسن ریاض ایڈیٹر ''ہمت'' (بلند شہر) مولانا کی خطابت کے سلسلہ میں اپنے عینی مشاہدات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

''میں نے مولانا کی تقریر اتنی مرتبہ سنی ہے کہ مجھے صحیح شمار نہیں، مولانا تقریر کرتے تھے؟ جادو کرتے تھے ابتداءً آہستہ آہستہ رُک رُک کر چند شکستہ جملے اس زبان سے ادا ہوتے گویا کسی نے سوتے سے اٹھا دیا ہے ابھی خیالات مجتمع بھی نہیں، یہ بھی معلوم نہیں کہ کہنا کیا ہے نئے آدمیوں کو ذرا مایوسی ہوتی تھی اکثر لوگ بے صبری سے یہ بھی کہہ دیتے تھے کہ ''ذرا زور سے'' مگر جو جانتے تھے اس سکون کو ایک طوفان کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔ میں نے بڑے جلسوں میں بھی مولانا مرحوم کی تقریریں سنی تھیں مگر کسی کو یہ شکایت کرتے نہیں سنا کہ ہمیں آواز نہیں آئی۔ آہ میری آنکھوں نے وہ منظر کتنی بار دیکھا ہے۔ ابتدائی شکستہ اور بے ربط جملے ختم ہوئے، کسی نے سنے کسی نے نہ سنے اب مولانا کو ہوش آ گیا ذرا وقار کے ساتھ کھڑے ہو کر لوگوں کو عنوان تقریر سے آگاہ

کیا، مگر ابھی الفاظ پر ارادہ کا قابو ہے متعلقہ واقعات بیان ہو رہے ہیں، استدلال کیا جارہا ہے، آواز بلند ہو چکی ہے سب خاموش ہیں اور ہمہ تن گوش، کہ یکا یک اس بحر خطابت میں جوش آیا، شانوں سے عبا ڈھلکنے لگی، اب ایک جگہ قرار نہیں، سارا اسٹیج پامال ہے، عمامہ کے پیچ کھل کھل کر شانوں پر آپڑے ہیں وہ دعویٰ پیش ہو رہا ہے جس کو حق سمجھ کر آج منبر پر آئے ہیں پندرہ پندرہ، بیس بیس منٹ مسلسل ایک روانی اور جوش اور قوت کے ساتھ اس سر چشمۂ بلاغت سے اس طرح ادب ابلتا تھا کہ مجھے اس مرصع، مزین اور پر تکلف آمد پر ہمیشہ حیرت ہوتی''۔

(مولانا عبدالماجد مرحوم کی خطابت: مشمولہ ''تواریخ وصل وانتقال'')

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

''اس جوش وخروش کے بعد پھر مولانا کی تقریر میں سکون پیدا ہوتا اور عموماً ذرا آگے جھک کر یا کسی چیز پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ اطمینان سے جلسہ کو معاملات سمجھاتے۔ مضبوط دلائل پیش کرتے اور اپنے استدلال کی قوت پر اعتماد کر کے پھر لوگوں سے سوال کرتے، میں نے دیکھا ہے کہ ان کے وہ سوالات جو اس لئے ہرگز نہ ہوتے تھے کہ کوئی جواب دے، دلائل سے زیادہ لوگوں کو مطمئن کر دیتے تھے''۔

(مرجع سابق، ص: ۳۵)

معروف محقق ونقاد آل احمد سرورؔ مولانا کی خطابت کے بارے میں اپنا مشاہدہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

''مولانا عبدالماجد بدایونی صرف مقرر ہی نہیں خطیب بھی تھے، تقریر شروع کرتے تو اتنی آہستہ کہ چند جملے سمجھ میں نہ آتے، پھر رفتہ رفتہ

آواز بلند ہوتی جاتی اور آواز کی بلندی کے ساتھ وہ ادھر اُدھر مڑ جاتے یہاں تک کہ وہ گھوم گھوم کر لفظوں کا ایک آبشار گراتے جاتے اور لوگ جابجا اللہ اکبر کے نعروں سے ان کا ساتھ دیتے رہتے''۔

(خواب باقی کا (خواب باقی ہیں، ص ۲۶، ۲۷، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ، طبع دوم ۲۰۰۰ئ)

ضیاء علی خاں اشرفی مولانا کے انداز خطابت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''تقریر بے نظیر کرتے تھے، دوران تقریر عمامہ کے بل کھل جاتے تھے اور عباء کے دامن ہوا میں لہرانے لگتے تھے، سامعین پر عجیب و غریب کیفیات طاری ہو جاتی تھیں، کبھی جلسہ کشت زعفران بن جاتا اور کبھی مجلس عزائ، کبھی قہقہے بلند ہوتے اور کبھی آہ و بکا کا شور اُٹھتا تھا''۔

(مردانِ خدا ص: ۳۵۸، شوقین بکڈ پو بدایوں ۱۹۹۸ئ)

ماہر القادری مدیر ''فاران'' مولانا عبدالماجد صاحب کی خطابت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''مولانا عبدالماجد بدایونی مرحوم تقریر و خطابت میں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا آزاد سبحانی کی صف میں شمار ہوتے تھے ان کے وعظ و تقریر کی سارے زمانے میں دھوم تھی''۔

(یادرفتگاں، ج: ۲، ص: ۲۲۔ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۲۰۰۰ئ)

فی الحال مولانا کے جو خطبات دستیاب ہو سکے وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ خطبۂ صدارت: بہار ڈویژنل خلافت کانفرنس پٹنہ ۱۳۳۹ھ، مشمولہ ''المکتوب''، ۱۳۳۹ھ، مشمولہ ''المکتوب''۔

۲۔ خطبۂ صدارت: خلافت کانفرنس ضلع بیلگام کرناٹک ۱۳۳۹ھ، مشمولہ ''المکتوب''۔

۳۔ خطبۂ صدارت: اجلاس جمعیۃ علماء منعقدہ اجمیر ۱۳۴۲ھ، مطبوعہ تبلیغ پریس آگرہ، صفحات ۲۴

۴۔ تقریر: اجلاس آل انڈیا کانگریس، منعقدہ احمد آباد ۱۹۲۱ئ، مشمولہ ''اوراق گم گشتہ''، مرتبہ: رئیس احمد جعفری، محمد علی اکیڈمی لاہور۔

۵۔ تقریر: بسلسلۂ تبلیغ خلافت وترک موالات: بمقام کاسگنج ضلع ایٹہ، مطبوعہ بعنوان ''ازالۂ شکوک'' مرتبہ: محمد عبدالحیٔ ایڈیٹر اخبار تبلیغ، تبلیغ پریس آگرہ۔

۶۔ خطبۂ صدارت: بموقع افتتاح شعبۂ تبلیغ وبعث وفود، بمقام میرٹھ ۱۳۳۸ھ، مطبوعہ بعنوان ''فصل الخطاب'' شانتی پریس میرٹھ ۱۹۲۰ئ۔

قلمی خدمات:

مولانا عبدالماجد بدایونی اپنی ان گونا گوں سیاسی، قومی اور تحریکی مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف سے بھی شغف رکھتے تھے۔ مولانا نے مذہبیات، درسیات اور سیاسیات ہر موضوع پر قلم اُٹھایا اور تصنیفات کا ایک قابل قدر ذخیرہ چھوڑا۔ مولانا کا اسلوب شگفتہ اور مزاج محققانہ ہے، قلم رواں دواں اور شستہ ہے، تحریر پر خطابت کا رنگ غالب ہے۔ مولانا کی زیر ادارت ماہنامہ شمس العلوم نکلتا تھا جس میں بحیثیت مدیر آپ ہر ماہ کچھ نہ کچھ تحریر کیا کرتے تھے، اس کے علاوہ ۲۰ سے زائد کتب ورسائل مولانا کی علمی وقلمی یادگار کے طور پر آج ہمارے سامنے موجود ہیں، یہاں ہم صرف کتابوں کے نام پر اکتفا کرتے ہیں:

(۱) خلاصۃ المنطق (۲) خلاصۃ العقائد (۳) خلاصۃ الفلسفہ (۴) فلاح دارین (۵) دربارِ علم (۶) فتویٰ جواز عرس (۷) القول السدید (۸) عورت اور قرآن (۹) خلافت نبویہ (۱۰) الاظہار (۱۱) فصل الخطاب (۱۲) قسطنطنیہ (۱۳) المکتوب (۱۴) درس خلافت (۱۵) تنظیمی مقالات (۱۶) جذبات الصداقت (۱۷) الاستشہاد (۱۸) کشف حقیقت مالابار (۱۹) الخطبۃ الدعائیہ للخلافۃ الاسلامیہ (۲۰) اعلان حق (۲۱) سمرنا کی خونی داستان (۲۲) خلافت الٰہیہ۔

(ان کتابوں کے تفصیلی تعارف کے لئے دیکھئے ''تذکرۂ ماجد'' ترتیب: اسید الحق قادری، مکتبہ جام نور دہلی)

ایک شبہ کا ازالہ:

مولانا عبدالماجد بدایونی کے بارے میں ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ انھوں نے ایک تقریر میں گاندھی جی کو ''مبعوث من اللّٰہ'' کہا تھا یا یہ کہا تھا کہ ''اللہ نے انہیں مذکر بنا کر بھیجا ہے''۔ اس زمانے میں اس بات کا کافی چرچہ رہا اور آج بھی یہ جملہ مولانا بدایونی کی طرف منسوب کر کے وقتاً فوقتاً لکھ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں جب اس کی شہرت ہوئی تو حلقۂ علماء میں ایک بے چینی پھیل گئی۔ بات دارالافتاء تک پہنچی اور مولانا عبدالماجد بدایونی کے خلاف فتوے صادر کئے گئے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ یہاں اس سلسلہ میں وضاحت کر دی جائے تاکہ مولانا بدایونی کے بارے میں کوئی غلط فہمی راہ نہ پا سکے۔

جس زمانے میں یہ افواہ پھیلی تھی اس وقت مولانا عبدالماجد بدایونی نے تقریر و تحریر کے ذریعہ اس کی وضاحت کر دی تھی۔ تقریر میں کہے گئے اپنے اصل جملوں اور ان سے اپنی مراد کو واضح کر دیا تھا جس سے اہل علم و فتویٰ مطمئن ہو گئے تھے۔

تحریک ترک موالات کے زمانے میں علماء کے درمیان اس کے جواز و عدم جواز کی بحث چھڑ گئی تھی۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ایک رسالہ ''النور'' کے نام سے تحریر فرمایا جس میں آپ نے تحریک ترک موالات کو شرعاً ناجائز قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت مولانا حبیب الرحمن قادری مقتدری بدایونی نے ایک رسالہ ''البیان'' تصنیف فرمایا جو ۱۳۴۰ھ میں وکٹوریہ پریس بدایوں سے شائع ہوا۔ ''البیان'' کے زمانۂ تصنیف میں مولانا عبدالماجد بدایونی بمبئی میں مقیم تھے۔ مولانا حبیب الرحمن قادری بدایونی نے مولانا عبدالماجد بدایونی کو ایک خط ارسال کیا اور ان سے متنازع جملے کی وضاحت چاہی، مولانا عبدالماجد بدایونی نے ان کے خط کا جواب دیا۔ ''مبعوث من اللّٰہ'' کہنے سے اپنی برأت و بیزاری کا اظہار کیا اور اپنی تقریر کے اس حصہ کی وضاحت کی جس سے یہ غلط فہمی پھیل گئی تھی۔ مولانا حبیب

الرحمن قادری بدایونی صاحب نے اپنا خط اور مولانا عبدالماجد بدایونی کا جواب من وعن اپنے رسالہ ''البیان'' کے آخر میں ''اعلان ضروری'' کی سرخی کے ساتھ شائع کردیئے۔

''اعلان ضروری'' کے نوٹ میں مولانا حبیب الرحمن صاحب قادری تحریر فرماتے ہیں:

> ''یہ کتاب مرتب کرنے کے بعد فقیر نے ایک عریضہ حضرت جناب مولانا مولوی عبدالماجد صاحب قادری بدایونی مدظلہم العالی کی خدمت میں حاضر کیا اور اس کی نسبت مشورہ چاہا نیز ایک خاص امر دینی میں استفہام کیا جو ان کی ذات گرامی سے متعلق تھا، حضرت مولانا نے فوراً اس کا جواب مرحمت فرما کر اپنی شان علم و اظہار حق اور کمال شفقت و حسن خلق کا ثبوت دیا۔ فقیر کا عریضہ اور حضرت مولانا کا والا نامہ درج ذیل ہے''۔(البیان،ص:٦٩)

اپنے خط میں ابتدائی تمہید کے بعد مولانا حبیب الرحمن قادری مقتدری تحریر فرماتے ہیں:

> ''ایک ضرورت کو بذریعۂ تحریر مکمل کردیجئے وہ یہ ہے کہ آپ نے جمعیۃ علماء ہند دہلی کے اجلاس میں گاندھی کے متعلق مذکّر اور مبعوث من اللہ کہا تھا یا نہیں؟ فحوائے کلام اور اصل الفاظ کیا تھے، جلد تحریر فرما کر بھیج دیجئے''۔

مولانا عبدالماجد بدایونی اس خط کے جواب میں ابتدائی تمہید کے بعد فرماتے ہیں:-

> ''گاندھی کو میں نے ''مذکر'' کہا تھا اور الفاظ و بیان کی صورت یہ تھی- جمعیۃ علماء ہند دہلی کے اجلاس میں مَیں تقریر کررہا تھا کہ ایک صاحب نے مجھے ایک پرچہ دیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ''آپ لوگ ترک موالات کیا مانتے ہیں، یہ تو گاندھی کی تحریک ہے''۔ میں نے اس کا جواب دیتے ہوئے پہلے تو یہ بتایا کہ ہرگز ترک موالات گاندھی کی تحریک

نہیں، نہ گاندھی کی تحریک سمجھ کر اس کو ہم مانتے ہیں۔ اس کے بعد اہل خلاف کی طرف میں نے توجہ کر کے کہا کہ ''ان کو غصہ آتا ہے غیرت نہیں آتی کہ ان کے احکام مذہب ان کو ایک غیر مسلم بتاتا ہے۔ اگر گاندھی نے ہمارے احکام مذہب ہم کو یاد دلائے اور وہ ان کا مذکر ہو گیا تو کیا قباحت آ گئی۔ کیا کوئی ہندو نماز کے وقت کہے کہ وقت جا رہا ہے آپ لوگ نماز پڑھیں اور واقعہ ایسا ہی ہو تو کیا حکم نماز اس ہندو کا سمجھا جائے گا''۔ میں نے تصریح سے کہہ دیا تھا کہ ''ہمارے مذہب کے ایک فریضہ کے خلاف بھی اگر گاندھی یا تمام ہندو گاندھی صفت ہو کر ہم سے عمل چاہیں تو ہم سب کو ٹھکرا دیں گے''۔ اس تقریر کے وقت عمائد علماء اہل سنت میں مولانا عبد القدیر صاحب، مولانا عبد الباری صاحب، مولانا ریاست علی خاں صاحب وغیرہ بھی موجود تھے اور خود گاندھی بھی۔ اس تقریر پر پہلے ــــــــــــــ سے اعتراض ہوا ــــــــــــــ کبھی تو لفظ ''مذکر بنا کر خدا نے بھیجا ہے'' بڑھایا گیا اور کبھی لفظ ''مبعوث من اللہ'' بین الخطین لکھا ــــــــــــــ اس تقریر کے بعد مجھ سے اور مولوی سلیمان اشرف صاحب سے کئی ملاقاتیں ہوئیں، اور شاید ایک بار جب کہ میں آزاد قومی درسگاہ کے قیام کے لئے علی گڑھ مقیم تھا اس کا تذکرہ موصوف سے ان کے ہی کمرہ میں آیا تھا اور میں نے ان کو تصریح سے اپنی تقریر اور...... اعتراض سے آگاہ کر دیا تھا''۔

(البیان، ص: ۷۱، ۷۲)

کاسگنج ضلع ایٹہ میں مولانا عبد الماجد بدایونی نے خلافت وترک موالات کے سلسلے میں ایک خطاب فرمایا جس میں آپ نے بعض اعتراضات اور الزامات کے جواب دیئے۔ اس

تقریر کو جناب محمد عبدالحئ صاحب ایڈیٹر اخبار تبلیغ آگرہ نے تبلیغ پریس آگرہ سے ''ازالۂ شکوک'' کے عنوان سے شائع کیا۔ اس تقریر میں بھی مولانا بدایونی نے ''مبعوث من اللہ'' والے اعتراض کی وضاحت کی ہے۔ ابتدا میں فرماتے ہیں:-

''اخبارات میں تقریروں کی نقل اور اقوال کا اقتباس و تذکرہ اور خبروں کا اندراج غیر معمولی طور پر غیر یقینی ثابت ہورہا ہے، جس کے ہزاروں شواہد و تجربیات موجود ہیں خود اپنے متعلق آخر میں کچھ عرض کرونگا''

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:

''میں نے گاندھی جی کو جلسۂ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ دہلی ۱۳۳۹ھ جس میں تمام ہند کے علما موجود تھے تحریک ترک موالات کا مذکر (یاد دلانے والا) کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ جس طرح ایک غیر مسلم اذان و وقت نماز یاد دلائے اور ہماری باتوں یا کاروبار کے سلسلہ سے یہ کہہ کر متوجہ کردے کہ ''جاؤ اذان ہورہی ہے نماز کا وقت ہو، بلاشبہ اسی طرح گاندھی صاحب نے تحریک ترک موالات یاد دلانے میں مدد کی اور اپنی شرکت کا اس مدد میں کافی حصہ لیا۔ پس مبصر لوگ میرے طرز خطابت سے واقف ہیں کہ ایسی واضح مثال دے کر سمجھا کر میرا گاندھی جی کو مذکر کہہ دینا خطابت کا ایک جملہ تھا، مگر آہ معترضین نے اس لفظ کے خود ساختہ معنی لکھ لکھ کر حاشیئے چڑھا چڑھا کر کہاں تک اپنے زبان و قلم کو آلودۂ گناہ کیا اور ایک غیر مسلم کو کیا کیا کچھ نہ لکھ دیا، **نعوذ باللّٰہ منہ** .... صاحب نے لکھا ''خدا نے ان کو (گاندھی کو) مذکر بنا کر بھیجا ہے'' دوسرے .... نے تحریر کیا ''مبعوث من اللّٰہ''۔ **استغفر اللّٰہ ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ**''۔ (ازالۂ شکوک، ص: ۵،۶ تبلیغ پریس آگرہ)

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً علی النبی الرؤف الکریم

کون شخص ہے جو دنیا کی بہبودی اور دین کی فلاح کا طالب نہیں۔ کس انسان کا دل خواہشمند نہیں کہ اس کو ہر قسم کی خیر و برکت حاصل ہو۔ کیا کوئی ذی عقل کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو اس کی ضرورت و جستجو نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بیشک تمام عالم اس کا متلاشی و جویاں ہے۔ یقینا کائنات کا ہر ذرہ اس فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کا صاف و صحیح راستہ کون سا ہے۔ اور حقیقی معنی میں فلاح، صلاح، نیکی و خوبی کا عمدہ و بہترین طریقہ کیا ہے۔ اس پر نہ دلیل دینے کی حاجت، نہ برہان و حجت کی ضرورت کہ وہ صرف ایک ہی طراط مستقیم ہے۔ بداہت اس پر شاہد ہے کہ وہ فقط ایک ہی سیدھا اور روشن راستہ ہے۔ یعنی اتباع و اقتداء سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہاں، ہاں، ہمارا دعویٰ اور بالکل صحیح و یقینی، قطعی واذعانی دعویٰ ہے کہ حضور سید العالمین کی پیروی کے بغیر نہ دنیا کا کوئی کام اصلاح پذیر ہوسکتا ہے نہ دین و مذہب کا نظام درست ہوسکتا ہے۔ عبادات ہوں یا معاملات، اخلاق ہوں یا تدبیر منزل و سیاست مدن سب میں سرکار عالم روحی لہ الفداء کا اسوۂ حسنہ لازم وضروری ہے۔ امور ملکیہ ہوں یا مذہبیہ، دنیویہ ہوں یا دینیہ، جسم و بدن سے تعلق رکھتے ہوں، یا قلب و روح سے، ظاہر سے متعلق ہوں یا باطن سے، غرض جملہ احوال و افعال واقوال میں تاجدار مدینہ کی سنت سنیہ اور نقش قدم کا اقتفاء و اقتداء امر حتمی ہے پس ضرورت

ہے کہ محبوب رب، صاحب خُلقِ عظیم، رسول اکرم فداہ ابی وامی کی سیرت وارشادات، اخلاق کریمہ و عادات، خصائل وشمائل، اقوال واحکام، افعال واحوال کا زریں نمونہ اور بہترین مثال ہر مسلم ومومن کے پیش نظر رہے۔ یہ امر فقیر کو اس طرف داعی ہوا کہ ایک ایسی بہتر کتاب ترتیب دے جو اس ضرورت کو پورا کرے اور تمام ملکی ومذہبی دینی ودنیوی امور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحاب کرام کے ارشادات وتعلیمات کا روشن وصاف آئینہ ملک وقوم کے سامنے پیش کردے۔ یہ رسالہ ''فلاح الدارین باتباع سید الکونین'' اسی ارادہ کا ثمرہ ونتیجہ ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ واعظوں کو قوم کے لیے، مبلغوں کو اہلِ ملک کے لیے، استاذوں کو شاگردوں کے لیے، والدین کو بچوں کے لیے، خاوندوں کو بیویوں کے لیے نہایت مفید ونافع اور وجہِ بصیرت ہوگا۔ مولیٰ عزوجل ہم سب مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اس پر عامل وکاربند ہوکر سعادت کونین وفلاح دارین سے فائز ہوں۔ آمین!

فقیر

عبدالماجد قادری بدایونی

باب الاعتقادیات

توحید باری وردِ شرک:

حدیث: عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ شہادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ (۱)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کی کنجیاں اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حدیث: عن عثمان بن عفان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس یقین کے ساتھ مرے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث: عن جابر قال اتی النبی ﷺ رجل فقال یا رسول اللّٰہ ما الموجبتان فقال من مات یشرک باللّٰہ شیئاً دخل النار و من مات لا یشرک باللّٰہ شیئاً دخل

---

(۱) مسند احمد بن حنبل : ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی (۱۶۴ھ - ۲۴۱ھ) ج ۵/ص ۲۴۲، دار النشر مؤسسۃ قرطبہ القاہرہ

(۲) صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل

الجنة (۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! موجبتان کیا ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا تھا وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

رسالت ونبوت:

حدیث: عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول من شهد ان لا اله الا اللّٰہ و ان محمدا رسول اللّٰہ حرم اللّٰہ علیه النار۔ (۴)

ترجمہ: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔ (یعنی دوزخ ہمیشگی اس پر حرام کردی بشرطیکہ اسی شہادت پر انتقال ہو)

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لایسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار (۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات اقدس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی

---

(۳) صحیح مسلم : کتاب الایمان : باب من مات لایشرک بالله شیئاً دخل الجنة ومن مات مشرکاً دخل النار

(۴) صحیح مسلم : کتاب الایمان : باب الدلیل علی أن من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً

(۵) صحیح مسلم : باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم الی جمیع الناس ونسخ الملل بملته

جان ہے اس امت میں سے جس یہودی اور نصرانی نے میرے متعلق سنا (یعنی میری نبوت کے متعلق اسے خبر پہونچی) پھر وہ مرجائے اور میری رسالت پر ایمان نہ لائے تو وہ یقینا دوزخی ہے۔

حدیث: عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (۶)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد عالی ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

ایمان واسلام:

حدیث: عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات یوم اذطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لایری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان تشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال أن تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ (۷)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی

---

(۶) صحیح بخاری: کتاب الایمان: حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان
(۷) صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان الایمان والاسلام

اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک ایسا شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی کالے تھے نہ تو اس پر سفر کا کوئی اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، اور اس نے اپنے گھٹنوں کو حضور کے گھٹنوں سے ملادیا اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھ لیے پھر عرض کیا یا محمد (ﷺ) آپ اسلام کے بارے میں مجھے بتائیے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت وقدرت رکھتے ہو تو حج کرو۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس شخص پر بہت تعجب ہوا کہ وہ حضور سے سوال کررہا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جواب) کی تصدیق بھی کررہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے! حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کو مانو اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ، اس شخص نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا پھر اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ حضور نے فرمایا (احسان یہ ہے) کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر اس طرح نہ ہو سکے تو (یہ یقین رکھو) اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلھا قول لاالہ الا اللّٰہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان (۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے زیادہ شعبہ ہیں ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی ایک عظیم شاخ ہے۔

نتیجہ: درج بالا احادیث کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرنا دشوار نہیں ہے کہ اسلام کا سب

---

(۸) صحیح بخاری: کتاب الایمان: باب امور الایمان

سے بنیادی عقیدہ توحید (کلمہ طیبہ کی شہادت دینا) ہے جس کے بغیر کوئی بندہ ایمان والا نہیں ہوسکتا یقیناً عقیدۂ توحید جنت میں داخل ہونے کی کنجی ہے، اور اسلام میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے جسکی ہرگز مغفرت نہیں ہوسکتی، اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمادیا ہے کہ وہ قیامت کے دن شرک کرنے والے کی کسی بھی حال میں بخشش نہیں فرمائے گا اور شرک یہ ہے کہ اللہ کی ذات یا صفات میں کسی مخلوق کو اللہ کی طرح مانا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لہٰذا ہر بندہ کو آپ پر ایمان لانا لازمی ہے آپ کی شریعت نے تمام پچھلی شریعتوں کو منسوخ کردیا، اب شریعت محمدی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام ہی پر نجات کا دارومدار ہے۔

☆☆☆

باب العبادات

نماز:

حدیث: الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامها فقد اقام الدین و من ترکها فقد هدم الدین۔

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو منہدم کر دیا۔

حدیث: عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم بین العبد و بین الکفر ترک الصلوة۔))9

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بندہ اور کفر کے درمیان نماز کو چھوڑنا (حد فاصل) ہے۔

حدیث: عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم خمس صلوات افترضهن اللّٰہ تعالیٰ من احسن وضوء هن و صلاهن لوقتهن و اتم رکوعهن و خشوعهن کان له علی اللّٰہ عهد ان یغفر له و من لم یفعل فلیس له علی اللّٰہ عهد ان شاء غفر له و ان شاء عذبه۔ (۱۰)

ترجمہ: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو جس نے اچھی طرح وضو کر کے ان نمازوں کو اپنے وقت میں پڑھا ان کے رکوع اور خشوع کو مکمل ادا کیا تو اس کے لیے اللہ کا یہ

---

(۹) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ: باب فی رد الارجاء
ب: جامع ترمذی: کتاب الصلوۃ: باب ماجاء فی ترک الصلوۃ
ج: سنن ابن ماجہ: کتاب الصلوۃ: باب ماجاء فیمن ترک الصلوۃ
(۱۰) سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ: باب فی وقت الصبح

عہد و پیمان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اس کے واسطے اللہ کا کوئی عہد و میثاق نہیں، اگر اللہ چاہے تو اس کی مغفرت کردے اور اگر چاہے تو عذاب دے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصلوٰۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الیٰ رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنبت الکبائر۔ (۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ گناہ کبیرہ سے بچا جائے۔ (یعنی دو نمازوں کے درمیان کے وقت میں اگر کسی نمازی سے کوئی گناہِ صغیرہ (چھوٹا گنا) سرزد ہوجائے تو نمازوں کی برکت سے اللہ ان گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، بشرطیکہ نمازی گناہِ کبیرہ (بڑے گناہ) سے پرہیز کرے)

حدیث: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیٔ قالوا لا یبقیٰ من درنہ شیٔ قال فذلک مثل الصلوٰۃ الخمس یمحو اللّٰہ بھن الخطایا۔ (۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ ہر دن اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کا کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا ذرا سا میل بھی باقی نہیں رہے گا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے سبب اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

---

(۱۱) صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ: باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن ما اجتنبت الکبائر

(۱۲) صحیح بخاری: کتاب الصلوۃ: باب الصلوۃ الخمس کفارۃ

حدیث: عن ابی ذر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتھافت فقال یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللّٰہ قال ان العبد المسلم یصلی الصلوٰۃ یرید بھا وجہ اللّٰہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما تھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجر (۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں (کسی باغ کی طرف) نکلے (درختوں سے) پتے گر رہے تھے تو آپ نے ایک درخت کی دوشاخوں کو پکڑا اس (درخت) سے پتے گرنے لگے تو حضور نے فرمایا اے ابوذر! حضرت ابوذر نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسا کہ اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔

حدیث: عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع (۱۴)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہوں تو نماز (نہ پڑھنے) پر مارو اور ان کے بستر علیحدہ کردو۔

روزہ:

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتاکم رمضان

---

(۱۳) مسند احمد بن حنبل: ابو عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی (۱۶۴ھ-۲۴۱ھ) ج۵/ص۱۷۹ مؤسسۃ قرطبہ قاہرہ
(۱۴) سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ: باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ

شهر مبارک فرض اللہ علیکم صیامه تفتح فیه ابو اب السماء وتغلق فیه ابو اب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین لله فیه لیلة خیر من الف شهر من حرم خیرها فقد حرم (۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آ رہا ہے اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اس مقدس ماہ میں اللہ کی ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ درحقیقت محروم ہے

حدیث: عن سهل بن سعد رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فی الجنة ثمانیة ابو اب منها باب یسمی الریان لایدخله الا الصائمون۔ (۱۶)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک (۱۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے کہ

---

(۱۵) سنن نسائی: کتاب الصیام: باب ذکر الاختلاف علیٰ معمر فیه
ب: مسند احمد بن حنبل: ابو عبدا لله احمد بن حنبل الشیبانی (۱۶۴ھ-۲۴۱) ج ۲/ص ۳۸۵، مؤسسة قرطبه القاہره
(۱۶) صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق: باب صفة ابواب الجنة

آدمی کے ہر کام کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ہے مگر اللہ تعالیٰ روزے کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسرے اُس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے

حدیث: عن ابي صالح الزيات أنه سمع اباهريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لى و انا اجزى به و الصيام جنة و اذا كان صوم احد كم فلا يرفث و لا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل انى امرؤ صائم و الذى نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسک للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح و اذا لقى ربه فرح بصومه (١٨)

ترجمہ: ابوصالح الزیات سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر عمل اسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیونکہ وہ فقط میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا روزے (دوزخ سے) ڈھال ہیں جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ فحش کلامی کرے اور نہ شور وغل کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جب وہ افطار کرے گا تو اسے خوشی حاصل ہوگی اور جب اپنے رب سے

---

(١٧) الف: صحیح مسلم: كتاب الصيام: باب فضل الصيام
ب: نسائی: كتاب الصيام: ذكر الاختلاف على ابى صالح فى هذا لحديث
ج: سنن ابن ماجہ: كتاب الصيام: باب ماجاء فى فضل الصيام
(١٨) صحیح بخاری: كتاب الصوم: باب هل يقول انى صائم اذا شتم

ملاقات کرے گا تو اسے خوشی حاصل ہوگی۔

زکوٰۃ:

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مامن صاحب ذھب ولا فضۃ لایؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیامۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا فی نارِ جھنم فیکویٰ جنبہ وجبینہ وظھرہ کلماردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار (۱۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس سونا یا چاندی ہے اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا (یعنی اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا) تو بروز قیامت اس (سونا چاندی) سے آگ کی چادریں بنائی جائیں گی اور دوزخ میں گرم کی جائیں گی پھر ان سے اس شخص کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب اس کے اعضاء اصلی حالت پر آجائیں گے تو پھر اسی طرح داغا جائے گا یہ عمل ایسے دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب ہوجائے گا تو اس شخص کو جنت یا دوزخ کی جانب راستہ دکھادیا جائے گا۔

حدیث: عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ماخالطت الصدقۃ مالا قط الا اھلکتہ (۲۰)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا صدقہ جس مال میں ملتا ہے اس کو ہلاک کردیتا ہے۔ یعنی جس مال کی زکوٰۃ نہیں نکالی گئی وہ مال ہلاک ہوجاتا ہے اور اصل مال کو بھی ہلاک کردیتا ہے۔

---

(۱۹) صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ: باب اثم مانع الزکاۃ
(۲۰) سنن الکبری للبیہقی: احمد بن الحسین بن علی البیہقی (۳۸۴-۴۵۸) ج ۴/ص ۱۵۹ باب الھدیۃ للوالی بسبب الولایۃ مکتبہ الباز مکہ مکرمہ ۱۴۱۴ھ

حدیث: عن عبد المطلب بن ربیعة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان هذه الصدقات اوساخ الناس وانها لاتحل لمحمد ولا لآل محمد (۲۱)

ترجمہ: حضرت عبدا ٭ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے (مال وزر) کا میل ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔

حدیث: عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لا تحل الصدقة لغنی (۲۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں۔

حج:

حدیث: عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یا ایها الناس ان اللّٰہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال افی کل عام یارسول اللّٰہ قال لو قلتها نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بها ولم تستطیعوا بها والحج مرة فمن زاد فتطوع (۲۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے۔ اقرع بن حابس نے کھڑے ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ تو حضور نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال)

---

(۲۱) الف: صحیح مسلم کتاب الجنائز: باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقة
ب: سنن نسائی: کتاب الزکاة: باب ترک استعمال آل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علی الصدقة
(۲۲) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الزکاة: باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی
ب: نسائی: کتاب الزکاة: باب اذا لم یکن له دراهم وکان له عدلها
ج: سنن ابن ماجة کتاب الزکاة: باب من سأل عن ظهر غنی
(۲۳) مسند احمد بن حنبل: ابو عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی

ضروری ہوجاتا اور اگر یہ لازم ہوجاتا توتم اس پر عمل نہ کرتے اور اسے ادا نہیں کرسکتے تھے حج (عمر میں) ایک بار (فرض) ہے اور اس سے زیادہ کرنا نفل ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حج للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (۲۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور فحش کلامی اور فسق وفجور نہیں کیا وہ ایسا (گناہوں سے پاک) ہوجائے گا جیسے (ابھی) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔ (۲۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، حج مقبول کی جزاء جنت ہی ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتسافر امرأۃ مسیرۃ یوم ولیلۃ الا و ذو محرم (۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت ایک دن رات کا سفر نہ کرے مگر جب کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو (محرم وہ ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو)

حدیث: عن ابی امامۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لم یمنعہ من

---

(۲۴) صحیح بخاری: کتاب الحج: باب فضل الحج المبرور
(۲۵) صحیح بخاری: کتاب الحج: ابواب العمرۃ: باب وجوب العمرۃ
ب: صحیح مسلم: کتاب الحج: باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ
ج: جامع ترمذی: کتاب الحج: باب ما ذکر فی فضل العمرۃ
د: نسائی: کتاب الحج: باب فضل العمرۃ
(۲۶) جامع ترمذی: کتاب الرضاع: باب ماجاء فی کراھیۃ أن تسافر المرأۃ وحدھا

الحج حاجة ظاهرة او سلطان جابر او مرض حابس فمات ولم يحج فليمت ان شاء يهوديا ان شاء نصرانیا (۲۷)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو حج کرنے سے کسی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا انتہائی سخت بیماری نے نہیں روکا (اس کے باوجود) وہ بغیر حج کیے مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے اور چاہے نصرانی ہو کر مرے۔

☆☆☆

باب الاخلاق وتہذیب النفوس

صبر وتوکل:

(۲۷) سنن الدارمی: عبداللہ بن عبدالرحمن ابوبکر محمد الدارمی (۱۸۱ھ-۲۵۵) ج ۲/ص ۴۵ باب من مات ولم یحج، دار الکتب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ

حدیث: عن صهیب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیراً لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیر الہ۔ (۲۸)

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا عجیب حال ہے کہ اس کے ہر معاملہ میں بہتری ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اس کو کوئی خوشی پہنچے تو شکر ادا کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت پہنچے تو وہ صبر کرے یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من جاع او احتاج فکتمہ للناس و افضیٰ الی اللّٰہ کان حقا علی اللّٰہ عز و جل ان یفتح لہ قوت سنۃ من حلال (۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھوکا یا ضرورت مند ہو اور اس نے (اپنی اس بھوک یا ضرورت کو) لوگوں سے مخفی رکھا ہو تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے اس کے لیے حلال طریقے سے ایک سال کی روزی (کے دروازے) کھول دے۔

حدیث: عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لو انکم کنتم تتوکلون علی اللّٰہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا و تروح بطانا (۳۰)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر تم اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح رزق عطا فرماتا جیسے پرندوں کو عطا کرتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے ہوتے ہیں اور شام کو شکم

---

(۲۸) صحیح مسلم: کتاب الزھد والرقاق: باب المومن أمرہ کلہ خیر
(۲۹) المعجم الصغیر: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰ھ-۳۶۰ھ) ج۱/ ص ۱۴۱، المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۵ھ

سیر ہوتے ہیں۔

حدیث: عن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ اجلہ (۳۱)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رزق بندہ کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسا کہ موت اسے تلاش کرتی ہے۔

حدیث: عن بن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال المومن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم اعظم اجراً من المؤمن الذی لایخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم (۳۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن لوگوں سے ملے اور انکی ایذاء وتکلیف پر صبر کرے وہ اس شخص سے اجر کے اعتبار سے بہتر وافضل ہے جو لوگوں سے نہ ملے اور ان کی تکلیف پر صبر نہ کرے۔

تواضع:

حدیث: عن عمر سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعہ اللّٰہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتیٰ لھواھون علیھم من کلب اوخنزیر (۳۳)

---

(۳۰) جامع ترمذی کتاب الزھد: باب فی التوکل علی اللہ

(۳۱) صحیح ابن حبان: محمد بن حبان بن احمد التمیمی (م ۳۵۴ھ) کتاب الزکاۃ: ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من قلۃ الجد فی طلب رزقہ بما لایحل، ج ۸/ص ۳۱ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۱۴ھ

(۳۲) الف: سنن ابن ماجۃ: کتاب الفتن: باب الصبر علی البلاء

ب: سنن الکبری للبیھقی : کتاب آداب القاضی : باب فضل المومن القوی الذی یقوم بامر الناس ویصبر علی اذاھم، مکتبۃ دار الباز مکۃ مکرمہ ۱۴۱۴ھ

ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۵/ص ۳۶۵ مؤسسۃ قرطبہ القاہرہ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص محض اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلند فرماتا ہے وہ اپنے خیال میں چھوٹا ہے لیکن لوگوں کی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور جو شخص تکبر کرتا ہے اس کو اللہ پست کر دیتا ہے وہ اپنے گمان میں بڑا ہوتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں چھوٹا اور حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہوجاتا ہے۔

حدیث: یا عائشة تواضعی فان اللّٰہ عزوجل یحب المتواضعین ویبغض المتکبرین

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عائشہ! تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

حدیث: عن ابی عیسیٰ قال قال عبداللّٰہ ان من رأس التواضع ان ترضی بالدون من شرف المجلس وأن تبدا بالسلام من لقیت۔ (۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوعیسیٰ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا اصل تواضع یہ ہے کہ تم شرف مجلس میں کمتر مقام پر (بیٹھنے سے) راضی ہوجاؤ اور جس سے ملو سلام کرنے میں پہل کرو۔

تقویٰ:

حدیث: عن سمرة بن جندب قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحسب المال والکرم التقویٰ۔ (۳۵)

---

(۳۳) مسند الشہاب: محمد بن سلامۃ بن جعفر: ج ۱ ص ۲۱۹، باب من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ، مؤسسۃ، بیروت ۱۴۰۷ھ

(۳۴) الف: مصنف ابن ابی شیبۃ: ابوبکر عبداللہ محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹ھ-۲۳۵ھ) ج۷/ص ۱۰۵، مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۰۹ھ

ب: سنن الکبری للبیہقی: کتاب آداب القاضی: باب فضل المومن القوی الذی یقوم بامر الناس ویصبر علی اذاھم، مکتبۃ دار الباز مکۃ مکرمہ ۱۴۱۴ھ

ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۵/ص ۳۶۵ مؤسسۃ قرطبہ القاہرہ

ترجمہ: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں کے نزدیک) حسب مال کا نام ہے (اللہ کے نزدیک) بزرگی پرہیزگاری کا نام ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ای الناس اکرم قال اکرمھم عند اللّٰہ اتقاھم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا لوگوں میں سب سے زیادہ مکرم ومعزز کون ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

حدیث: عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس لاحد علیٰ احد فضل الا بدین وتقویٰ۔ (۳۶)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو کسی دوسرے شخص پر فضیلت وبرتری دین اور پرہیزگاری سے ہے

کسب معاش اور تجارت وحرفت:

حدیث: عن رافع بن خدیج قیل یا رسول اللّٰہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (۳۷)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون سی کمائی سب سے پاکیزہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آدمی کے ہاتھ کی کمائی اور ہر درست

---

(۳۵) الف: المستدرک علی الصحیحین: محمد بن عبد اللہ النیسا بوری الحاکم (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ) کتاب النکاح: ج ۲/ص ۱۷۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۱ھ
ب: جامع ترمذی: کتاب التفسیر: باب ومن سورۃ الحجرات
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۵/ص ۱۰ موسسۃ قرطبۃ قاہرہ
(۳۶) مسند احمد بن حنبل ج ۴/ص ۱۸۵ موسسۃ قرطبۃ القاہرہ
(۳۷) مسند احمد بن حنبل ج ۴/ص ۱۴۱، موسسہ قرطبہ قاہرہ

تجارت۔

حدیث: ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ماترکت شیئاً یقربکم من الجنة یباعدکم من النار الاقد بینته لکم وان روح القدس نفث فی روعی واخبرنی انها لاتموت نفس حتی تسوفی اقصی رزقها وان ابطاء عنها فیا ایها الناس اتقو اللّٰہ واجملوا فی الطلب ولا یحملن احدکم استبطاء رزقه ان یخرج الی ما حرم اللّٰہ علیه فانه لایدرک ماعند اللّٰہ الا بطاعته۔ (۳۸)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میں نے ہر وہ چیز تم سے بیان کردی جو تم کو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کردے روح الامین نے میرے دل میں القاء کیا اور مجھے خبر دی کہ کوئی نفس اپنا رزق پورا کئے بغیر نہیں مرے گا۔ اے لوگو! اگر تم پر تنگی ہو تو اللہ سے ڈرو بہتر طریقے سے طلب رزق میں کوشش کرو۔ روزی کی تنگی تم کو اس امر پر آمادہ نہ کردے کہ تم رزق اس چیز سے حاصل کرو جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے کیونکہ اللہ کے پاس کی چیز اس کی اطاعت وفرماں برداری سے حاصل ہوتی ہے۔

حدیث: علیکم بالتجارة فیها تسعة اعشار الرزق

ترجمہ: حضور کا ارشاد گرامی ہے تجارت ضرور کرو کیونکہ اس میں رزق کے دس میں سے نو حصے ہیں۔

حدیث: عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی اللّٰہ داود علیه السلام کان یاکل من عمل یدیه (۳۹)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر حلال کھانا کوئی نہیں کھاتا جو اپنے ہاتھوں کی محنت سے کھاتا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

---

(۳۸) مصنف عبد الرزاق: ابوبکر عبد الرزاق بن همام الصنعانی (۱۲۶ھ-۲۱۱ھ) ج ۱۱/ص ۱۲۵ باالقدر: المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۳ھ

(۳۹) صحیح بخاری: کتاب البیوع: باب کسب الرجل وعمله بیده

حدیث: عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ۔ (۴۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال روزی کی تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے بعد ایک فرض ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لایقبل الاطیبا و ان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین فقال یایھا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم و قال تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات مارزقنٰکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یارب یارب و مطعمہ حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غذی بالحرام فانیٰ یستجاب لذلک۔ (۴۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ مسلمانوں کو وہی حکم دیتا ہے جو رسولوں کو دیا اس نے رسولوں سے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے اعمال سے باخبر ہوں اور مسلمانوں سے فرمایا اے ایمان والو! اس پاک روزی میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو عطا کی پھر حضور علیہ السلام نے ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو پراگندہ حال غبار آلودہ دور دراز کا سفر کر رہا ہے اور آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے حالانکہ اس شخص کا کھانا حرام سے ہے اس کا لباس حرام کا ہے اور اس نے حرام سے غذا پائی تو اس کی دعا کس طرح قبول ہو سکتی ہے؟

---

(۴۰) الف: سنن الکبری للبیھقی: ج ۶/ص ۱۲۸ باب کسب الحلال
ب: مسند الشہاب: محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی: ج ۱/ص ۱۰۴، موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
(۴۱) الف: صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ: باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا

حدیث: عن عائشة قالت قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم (۴۳)

ترجمه: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سب سے پاکیزہ کھانا تمہاری اپنی کمائی سے ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب میں سے ہے، یعنی اولاد کے مال سے کھانا اپنے کسب ہی کا کھانا ہے۔

حدیث: عن ابی عبید مولیٰ عبد الرحمن بن عوف انه سمع ابا هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لان یحتطب احدکم خرمة علی ظهره خیر له من ان یسأل احدا فیعطیه او یمنعه (۴۴)

ترجمه: ابوعبید جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھر لادے اس سے بہتر ہے کہ کسی سے وہ سوال کرے پھر وہ دے یا نہ دے۔

حدیث: عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان لایبالی المرء ما اخذ منه امن الحلال ام من الحرام۔ (۴۴)

ترجمه: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

حدیث: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم قال قاتل اللہ الیهود حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها واکلوا ثمنه۔ (۴۷)

---

(۴۲) الف: جامع ترمذی: کتاب الاحکام: باب ماجاء ان الوالد یأخذ من مال ولده
ب: سنن ابن ماجة: کتاب التجارات: باب ما حل للرجل من مال ولده
(۴۳) صحیح بخاری: کتاب البیوع: باب کسب الرجل وعمله بیده
(۴۴) صحیح بخاری: کتاب البیوع: باب من لم یبال من حیث کسب المال

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ یہود کو غارت کرے کہ جب ان پر (مردار کی) چربی حرام کردی گئی تو انہوں نے اس کو خوبصورت بنا کر (اس کا تیل نکال کر) فروخت کردیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

حدیث: عن عطية السعدى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايبلغ العبد ان يكون من المتقين حتى يدع مالا باس به حذر ما به البأس (۴۸)

ترجمہ: حضرت عطیہ السعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ پرہیزگاروں کے درجہ کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جبکہ حرج کے خوف سے بلاحرج والی چیزوں کو نہ چھوڑ دے۔

حدیث: عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لايكسب عبد مالاً من حرام فينفق منه فيبارك له فيه ولا يتصدق به فيقبل منه ولا يترك خلف ظهره الا كان زاده الى النار ان الله عزوجل لايمحوا السيّئ بالسّيى ولكن يمحو السيئ بالحسن ان الخبيث لايمحو الخبيث۔ (۴۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ حرام مال کما کر خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس سے صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اپنے بعد اس کو چھوڑتا ہے تو وہ اس کے لیے دوزخ کا توشہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے ختم نہیں کرتا بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے۔ اس لئے کہ بری چیز برائی کو نہیں مٹاتی ہے۔

حدیث: عن ابى بكر رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

---

(۴۵) الف: صحيح بخارى: كتاب البيوع: باب لايذاب شحم الميتة ولايباع
ب: صحيح مسلم: كتاب البيوع: باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام
(۴۶) الف: جامع ترمذى: كتاب صفة القيامة والرقائق
(ب) ابن ماجه: كتاب الزهد: باب الورع والتقوى
(۴۷) مسند احمد بن حنبل: ابو عبدالله احمد بن حنبل الشيبانى (۱۶۴ھ-۲۴۱)

لایدخل الجنة جسد غذی بحرام (۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس نے حرام سے غذا پائی ہے۔

حدیث: عن ابی سعید التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھدائ۔ (۴۹)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سچا امانت دار تاجر انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

حدیث: عن ابی قتادہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق (۵۰)

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارت میں زیادہ قسم کھانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ (قسم) اس وقت فروخت کرا دیتی ہے پھر نقصان دیتی ہے۔

حدیث: عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رحم اللّٰہ رجلا سمحا اذا باع و اذا اشتری و اذا اقتضیٰ (۵۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے خریدنے اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرتا ہے۔

حدیث: عن عبید بن رفاعة عن ابیہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال التجار یبعثون یوم القیامة فجارا الا من اتقی و بر و صدق (۵۲)

---

(۴۸) مسند ابی یعلی: احمد بن علی ابو یعلی ج ۱/ص ۸۴، دار المأمون للتراث دمشق،

(۴۹) الف: المستدرک علی الصحیحین: محمد بن عبد اللہ الینسابوری الحاکم (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ) ج ۲/ص ۷ کتاب البیوع: دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۱ھ

ب: جامع ترمذی: کتاب البیوع: باب ماجاء فی التجار

(۵۰) الف: مسلم: کتاب المساقاۃ: باب النھی عن الحلف فی البیع

ب: سنن نسائی: کتاب البیوع: المنفق سلعة بالحلف الکاذب

ترجمہ: حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت تاجر فاجروں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ) بھلائی اور سچائی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

حدیث: عن جابر قال لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم آکل الربو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ ھم سوائ۔ (۵۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے کھانے اور کھلانے والے اور سود لکھنے والے اور سود پر گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ سب (گنہگار ہونے میں) یکساں ہیں۔

حدیث: عن انس قال لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا وآکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتری لہ (۵۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس لوگوں پر لعنت فرمائی: (۱) شراب کو نچوڑنے والا، (۲) جس کی فرمائش پر نچوڑی گئی، (۳) شراب پینے والا، (۴) لے جانے والا، (۵) جس کے لئے لے جائی جائے، (۶) شراب پلانے والا، (۷) بیچنے والا، (۸) شراب کی قیمت کھانے والا، (۹) شراب خریدنے والا، (۱۰) اور وہ شخص جس کے لیے شراب خریدی گئی (ان سب لوگوں پر اللہ کے رسول نے لعنت فرمائی)

قناعت:

حدیث: عن ابن عمر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد افلح من اسلم

---

(۵۲) جامع ترمذی: کتاب البیوع: باب ماجاء فی التجار
(۵۳) صحیح مسلم: کتاب المساقاۃ: باب لعن آکل الربا ومؤکلہ
(۵۴) جامع ترمذی: کتاب البیوع: باب النھی ان یتخذ الخمر خلا

ورزق كفافا وقنعه اللّٰہ آتاه (۵۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کامیاب وکامران ہوا جو اسلام لایا اور بقدر کفایت اس کو روزی دی گئی اور اللہ نے اس کو اپنی دی ہوئی روزی پر قناعت عطا فرمائی۔

حدیث: عن علی کرم اللّٰہ وجهه قال رسول اللّٰہ ﷺ من رضی بالیسیر من الرزق رضی اللّٰہ منه بالقلیل من العمل۔ (۵۶)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قلیل رزق پر راضی ہو گیا اللہ اس سے قلیل عمل پر راضی ہو جائے گا۔

حدیث: عن ابی هریرة قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خیار المؤمنین القانع وشرارهم الطامع (۵۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں بہتر شخص قناعت کرنے والا اور بُرا شخص لالچ کرنے والا ہے۔

عقل وتدبیر:

حدیث: عن ابن عمر قال رسول اللّٰہ ان الرجل لیکون من اهل الصلوٰة والزکوٰة والحج والعمرة والجهاد حتی ذکر سهام الخیر کلها وما یجزیٰ یوم القیامة الا بقدر عقله (۵۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے حج وعمرہ اور جہاد کرتا ہے

---

(۵۵) المغنی عن حمل الاسفار: ابوالفضل العراقی: ج ۲/ص ۸۹۴ مکتبہ طبریہ
(۵۶) كشف الخفاء: العجلونی ج ۲/ص ۳۵۸، مؤسسة الرسالة
(۵۷) مسند الشہاب: محمد بن سلامة بن جعفر القجاعی (م ۴۵۴) ج ۲/ص ۲۴۱، خیار المومنین القانع وشرارهم الطامع، موسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۷ھ
(۵۸) المعجم الاوسط: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی: ج ۳/ص ۲۵۱ دارالحرمین القاہرہ ۱۴۱۵ھ

یہاں تک کہ حضور نے تمام نیک کاموں کا ذکر فرمایا مگر قیامت کے روز اس کو جزا عقل کے مطابق ہی دی جائے گی۔

حدیث: عن ابی ذر قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا اباذر لاعقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق (۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! تدبیر عقل کی طرح نہیں، گناہوں سے بچنے کی مثل کوئی پرہیزگاری نہیں اور حسن خلق کی مثل کوئی حسب نہیں۔

حدیث: عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرجل یدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم ولا یتم لرجل حسن خلقہ حتی یتم لہ عقلہ فعند ذلک تم ایمانہ واطاع ربہ وعصی عدوہ یعنی ابلیس۔ (۶۰)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے اچھے اخلاق کے سبب دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے کا درجہ پاتا ہے اور اچھا خلق کسی کو اس وقت تک مکمل حاصل نہیں ہوتا جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے اور اپنے رب کی اطاعت اور اپنے دشمن ابلیس کی نافرمانی کرتا ہے۔

حدیث: عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لما خلق اللّٰہ العقل قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی ماخلقت خلقا اعجب الی منک بک اخذ وبک اعطی وبک الثواب وعلیک العقاب۔ (۶۱)

---

(۵۹) الف: سنن ابن ماجۃ: کتاب الزھد: باب الورع: والتقوی
ب: المعجم الکبیر: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰ھ-۳۶۰ھ) ج ۳/ص ۲۸ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۶۰) مسند الحارث: (زوائد الھیثمی) الحارث بن ابی أسامۃ (۱۸۶ھ-۲۸۲ھ) ج ۲/ص ۸۱۱

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا سامنے آ، تو وہ سامنے آگئی پھر اس سے کہا پیچھے جا تو پیچھے چلی گئی پھر فرمایا میری عزت کی قسم تجھ سے زیادہ عجیب چیز میں نے کوئی پیدا نہیں کی۔ میں تیرے سبب مواخذہ کروں گا، تیرے سبب دوں گا تیرے ہی باعث ثواب ہے اور تجھی پر عقاب ہے۔

حدیث: عن انس ان رجلا قال للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رأیت فی عاقبتہ خیر افامضہ و ان خفت غیا فامسک۔ (۶۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تدبیر سے کام کرو اگر اس کام کا انجام بہتر معلوم ہو تو اسے پورا کرو اور اگر کسی برائی کا خوف ہو تو چھوڑ دو۔

حدیث: عن انس التانی من اللّٰہ و العجلۃ من الشیطان (۶۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیر (غور وفکر) اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

اعتدال:

حدیث: عن ابن عباس قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الھدی الصالح والسمت الصالح و الاقتصاد جزء من خمسۃ وعشرین جزءً من النبوۃ۔ (۶۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا طریقہ، نیک سیرت اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔

---

(۶۱) المعجم الاوسط: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰-۳۶۰ھ) ج ۷ /ص ۱۹۰ دار الحرمین القاہرہ ۱۴۱۵ھ

(۶۲) مصنف عبدالرزاق: ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ) ج ۱۱ /ص ۱۶۵ باب الاستخارہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ

(۶۳) المغنی عن حمل الاسفار: ابوالفضل العراقی: ج ۲ /ص ۷۰ مکتبہ طبریہ

حدیث: عن ابن عمر ما ازداد عبد قط فقھا فی دینه الا ازداد قصدا فی عمله۔(٦٥)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو بندہ اپنے دین کی فقاہت میں زیادہ ہوگا وہ عمل کے اندر میانہ روی میں بھی زیادہ ہوگا۔

حدیث: عن عائشة رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال خذوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا۔(٦٦)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کام کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ملول نہیں ہوتا البتہ تم ملول ہو جاؤ گے۔

حدیث: ایاکم والسرف فی المال والنفقة وعلیکم بالاقتصاد فما افتقر قوم قط اقتصدوا۔(٦٧)

ترجمہ: مال اور خرچ کرنے میں اسراف سے بچو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ وہ قوم کبھی محتاج نہیں ہوتی جو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتی ہے۔

حدیث: عن بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الاقتصاد فی النفقة نصف المعیشة والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم (٦٨)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ میں میانہ روی نصف معاش ہے اور لوگوں سے میل محبت رکھنا نصف عقل ہے اور اچھی

---

(٦٤) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الادب: باب فی الوقار

ب: سنن الکبری للبیھقی: کتاب أداب القاضی: باب بیان مکارم الاخلاق، مکتبة دارالباز مکة مکرمه ١٤١٤ھ

ج: مسند احمد بن حنبل: ج١/ص٢٩٦ موسسة قرطبه القاہره

د: المعجم الکبیر: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (٢٦٠-٣٦٠): ج١٢/ص١٠٦ مکتبة العلوم والحکم الموصل ١٤٠٤ھ

(٦٥) الفردوس بمأثور الخطاب: شیرویه، ج٤/ص٨٧ دارالکتب العلمیة ١٤٠٦ھ

(٦٦) الف: صحیح بخاری: کتاب الصوم: باالصوم شعبان

ب: صحیح ابن خزیمه: محمد بن اسحاق بن خزیمه النیسابوری (٢٢٣-٣١١ھ) باب اباحة وصل صوم شعبان بصوم رمضان

طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔

اظہار حق وصداقت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

حدیث: عن حذیفة ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر اولیو شکن اللّٰہ ان یبعث علیکم عقاباً منه ثم لتدعونه ولا یستجاب لکم۔ (۶۹)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تمہیں نیک کام کا حکم کرنا چاہئے اور برے عمل سے روکنا چاہئے (ورنہ) عنقریب رب تبارک وتعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا پھر تم دعا کرتے رہو گے اور تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

حدیث: عن قیس بن ابی حازم قال سمعت ابابکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه علی المنبر یخطب وهو یقول یا ایها الناس انکم تقرؤون هذه الأیة یا ایها الذین أمنو علیکم انفسکم لا یضر کم من ضل اذا اهتدیتم وانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول ان الناس اذا راؤ منکرا افلم یغیروه یوشک ان یعمهم اللّٰہ بعقابه (۷۰)

ترجمہ: حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے اے لوگو! تم آیت کریمہ: یا یها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضر کم من ضل اذا اهتدیتم پڑھتے ہو بے شک میں نے رسول اللہ

---

(۶۸) الف: المعجم الاوسط: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰-۳۶۰ھ) ج۷/ص۲۵ دار الحرمین القاہرہ ۱۴۰۵ھ
ب: مسند الشهاب: محمد بن سلامة بن جعفر القضاعی (م ۴۵۴) باب حسن السؤال نصف العلم ج ۱ ص ۵۵ موسسة الرسالة، بیروت ۱۴۰۷ھ
(۶۹) جامع ترمذی: کتاب الفتن: باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر
(۷۰) الف: المعجم الاوسط: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰-۳۶۰ھ) ج۳/ص۷۰ دار الحرمین القاہرہ
ب: صحیح ابن حبان: محمد بن حبان احمد التمیمی (م ۳۵۴ھ) محمد بن حبان ج ۱ ص ۲۴۰ موسسة الرسالة ۱۴۱۴ھ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب لوگ برائی دیکھ کر اس کی اصلاح نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ ان پر عام عقاب کرے۔

حدیث: عن ابی بکر الصدیق انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا الظالم فلم یاخذوا علیٰ یدیہ او شک اللّٰہ ان یعمھم اللّٰہ بعقاب منہ (۷۱)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب لوگ کسی ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اس کی گرفت نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ ان پر عام عقاب کرے۔

حدیث: عن ابی سعید الخدری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (۷۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے کوئی برا کام ہوتے دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر اسکی قدرت نہیں رکھتا ہے تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

حدیث: عن عمر بن خطاب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی فی آخر الزمان من سلطانھم شدائد لاینجو منہ الا رجل عرف دین اللّٰہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ السوابق ورجل عرف دین اللّٰہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللّٰہ فسکت علیہ فان رائ من یعمل بخیر احبہ

---

(۷۱) ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر
ب: سنن کبریٰ: ج۱۰/ص۹۱ باب مایستدل بہ علی ان القضاء وسائر الاعمال الولاۃ ممایکون امرا بالمعروف ونھیا عن المنکر
(۷۲) الف: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان
ب: سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن: باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

علیہ وان رأی من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں میری امت کو بادشاہ کی جانب سے سختیاں پہنچیں گی (۱) اس سے وہی شخص نجات پائے گا جو اللہ کے دین کو پہچان کر اس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے جہاد کرے یہ وہی شخص ہے جس کے واسطے ازلی انعام واکرام سبقت کر چکے (۲) وہ (شخص نجات پانے والا ہے) جس نے اللہ کے دین کو پہنچانا پھر اسکی تصدیق کی (۳) وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہنچانا پھر سکوت اختیار کیا اگر وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اچھا عمل کر رہا ہے تو اسے پسند کرے اور اگر اس نے برا کام کرنے والے کو دیکھا ہے تو اسے ناپسند کرے تو یہ اس امر کے پوشیدہ رکھنے پر نجات پائے گا۔

حدیث: عن ابی سعید الخدری سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (۷۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا جہاد سب سے افضل ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظالم بادشاہ کے روبرو حق کہنا۔ (سب سے بڑا جہاد ہے)

حدیث: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یارسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرأیت اذا کان ظالما کیف انصرہ قال تحجرہ او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ۔ (۷۴)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مظلوم کی میں مدد کرتا ہوں، ظالم کی کس طرح مدد کروں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

(۷۳) الف: سنن نسائی: کتاب البیعۃ: باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر
ب: سنن کبریٰ: کتاب البیعۃ: باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۴/ص ۳۱۵ موسسۃ قرطبہ القاہرہ

فرمایا اسے ظلم کرنے سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

حدیث: عن اوس بن شرحبیل انه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویه وھو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔ (۷۵)

ترجمہ: حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص ظالم کے ساتھ اس غرض سے چلے کہ اسکی مدد کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔

علم دین اور فضائل علمائ:

حدیث: عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اھله کمقلد الخنازیر الجوھر واللؤلؤ والذھب۔ (۷۶)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کسی نااہل کو سکھانا ایسا ہے جیسے کوئی خنزیر کو جواہر موتی اور سونا پہنا دے۔

حدیث: عن انس قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللّٰہ حتی یرجع (۷۷)

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ جو شخص طلب علم کے لیے نکلے وہ اس وقت تک اللہ کے راستہ میں رہے گا جب تک واپس نہ آئے۔

---

(۷۴)صحیح بخاری: کتاب الاکراہ: باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوه اذا خاف علیه القتل

(۷۵)مسند الشامیین ،سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی :ج۳/ص۱۰۶ ا موسسة الرسالة

ب: المعجم الکبیر: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰-۳۶۰ھ) ج۱ /ص۲۲۷ مکتبة العلوم والحکم الموصل

ج: الآحاد والمثانی: احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی: ج۵ /ص

حدیث: عن معاویة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من یرد اللّٰہ به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم واللّٰہ یعطی۔ (۷۸)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کا فقیہ اور عالم بنا دیتا ہے۔ میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

حدیث: عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (۷۹)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایک فقیہ (عالم) ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔

حدیث: عن عبد اللّٰہ بن عمرو ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم مر بمجلسین فی مسجده فقال کلاهما علی خیر واحدهما افضل من صاحبه اماهؤلاء فیدعون اللّٰہ یرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فیتعلمون الفقه او العلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیهم۔ (۸۰)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے قریب سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ دونوں خیر پر ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے سے افضل ہے۔ یہ لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس کی جانب رغبت کرتے ہیں اگر اللہ چاہے تو ان کو عطا کردے اور اگر چاہے تو منع فرمادے ۔ اور یہ لوگ (دوسرا گروہ) جو علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں اور میں بھی معلم

---

(۷۷) جامع ترمذی: کتاب الایمان: باب فضل طلب العلم
(۷۸) صحیح بخاری: کتاب العلم: باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین
(۷۹) سنن ابن ماجۃ: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم
(۸۰) سنن دارمی: عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی: (۱۸۱ھ-۲۵۵)
ج ۱/ص ۱۱۱ باب فی فضل العلم والعالم، دار الکتب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ

بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی لوگوں میں بیٹھ گئے۔

حدیث: عن ابی أمامة الباهلی قال ذکر لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رجلان احدهما عابد والأخر عالم فقال رسول اللّٰہ ﷺ فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان اللّٰہ وملائکته واهل السمٰوات والارضین حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت فی الماء لیصلون علی معلم الناس الخیر۔ (۸۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ الباھلی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخصوں کا ذکر ہوا ایک عبادت کرنے والا اور دوسرا عالم تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ شخص پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، آسمان وزمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی پانی کے اندر لوگوں کو خیر سکھانے والے کے لیے دعائیں کرتی ہیں۔

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الکلمة الحکمة ضالة المؤمن فحیث وجدها فهو احق۔ (۸۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمۂ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے وہ جہاں کہیں اسے پائے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

علماء کے فرائض اور علم چھپانے کی وعید:

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من سئل عن علم علمه ثم کتمه الجم یوم القیامة بلجام من نار۔ (۸۳)

---

(۸۱) جامع ترمذی کتاب الایمان: باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة
(۸۲) الف: جامع ترمذی: کتاب الایمان: باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة
ب: سنن ابن ماجة: کتاب الزهد: باب الحکمة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات جو اسے معلوم تھی پوچھی گئی اس نے اس بات کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ پر آگ کی لگام لگا دی جائے گی۔

حدیث: عن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه اللّٰہ لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعنى ريحها۔ (۸۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسا علم جس سے اللہ کی رضا طلب کی جاتی ہے فقط اس لئے سیکھے کہ دنیا کے اسباب حاصل کرے تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

حدیث: عن كعب بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من طلب العلم ليجارى به العلماء او ليمارى به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه ادخله اللّٰہ النار۔ (۸۵)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بیوقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

---

(۸۳) الف: ترمذی: کتاب الایمان: باب ماجاء فی کتمان العلم
ب: سنن ابن ماجة کتاب الزهد: باب من سئل عن علم فکتمه
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۲/ص ۲۶۳

(۸۴) الف: صحیح ابن حبان: محمد بن حبان بن احمد التمیمی (م ۳۵۴) ج ۱ ص ۲۷۹ ذکر وصف العلم الذی یتوقع دخول النار فی القیامة لمن طلبه موسسة الرسالة ۱۴۱۴ھ
ب: المستدرک علی الصحیحین : محمد بن عبدا لله النیسابوری (۳۲۱-۴۰۵ھ): ج ۱/ص ۱۶۰ کتاب العلم، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۱ھ
ج: سنن ابی داؤد: کتاب العلم: باب فی طلب العلم لغیر اللّٰہ تعالیٰ
د: سنن ابن ماجة: باب الانتفاع بالعلم والعمل به
ہ: مسند احمد بن حنبل: ج ۲ ص ۳۳۸ مؤسسة قرطبه القاهره

حدیث: عن ابی ہریرۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ ومن اشار علیٰ اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ۔ (۸۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے گا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جو شخص اپنے بھائی کو ایسی بات کا مشورہ دے جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ ہدایت اس کے خلاف میں ہے تو وہ اس کی خیانت کرتا ہے۔

حدیث: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللّٰہ۔ (۸۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ علم جس سے نفع حاصل نہ ہو اس کی مثال اس خزانہ کی طرح ہے جس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔

حدیث: عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول نضر اللّٰہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعیٰ من سامع۔ (۸۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر جس طرح سنی ہے اسی طرح (دوسروں تک) پہنچادی لہٰذا بہت سے وہ لوگ جن کو پہونچے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

---

(۸۶) سنن کبریٰ: ج ۱۰/ص ۱۱۶ باب اثم من افتی اوقضی بالجھل

(۸۷) الف: سنن الدارمی: عبد اللّٰہ بن عبد الرحمن ابو بکر محمد الدارمی: (۱۸۱ھ-۲۵۵) ج ۱ ص ۱۴۸ باب البلاغ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وتعلیم السنن دار الکتب بیروت ۱۴۰۷ھ

ب: مسند احمد بن حنبل ج ۲/ص ۲۹۹ مؤسسۃ قرطبہ طاہرہ

(۸۸) جامع ترمذی: کتاب العلم: باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع

حدیث: عن عبد اللّٰہ بن عمرو ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولاحرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔(۸۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے (لوگوں تک احکام) پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے روایت میں کوئی حرج نہیں، جس شخص نے قصداً مجھ پر جھوٹ گڑھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حدیث: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فأصاب فقداخطائ۔(۹۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کریم میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ اتفاق سے صحیح ہو تو بھی اس نے غلطی کی۔

☆☆☆

باب المعاملات

رحمت وشفقت اور برِّ واحسان:

---

(۸۹) الف: صحیح بخاری: کتاب الانبیاء: باب ماذکر عن بنی اسرائیل
ب: جامع ترمذی: کتاب الایمان: باب ماجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل
ج: مسند احمد بن حنبل: ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ) ج ۲/۲۰۲

حدیث: عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لایرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبه۔ (۹۱)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضاء وقدر کو دعاء ہی رد کرتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور آدمی گناہ کے باعث رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

حدیث: عن جریر بن عبد اللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لایرحم اللّٰہ من لایرحم الناس۔ (۹۲)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث: عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله۔ (۹۳)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اسکی آنکھ دکھے تو تمام بدن میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے (اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو تمام اہل اسلام کو اس کا درد محسوس ہو)۔

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل اللّٰہ واحسبه قال کالقائم لایفترو

---

(۹۱) المستدرک علی الصحیحین: ج ۱ ص ۶۷۰ کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر دار الکتب العربی بیروت ۱۴۱۱ھ
ب: سنن ابن ماجة: باب العقوبات
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۵/ص ۲۸۰ مؤسسة قرطبه القاهره
د: المعجم الکبیر: ج ۲ ص ۱۰۰ مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۹۲) صحیح البخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب: باب قول اللّٰہ تبارک قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن
(۹۳) صحیح مسلم: کتاب البر والصلة والآداب: باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم

کالصائم لا یفطر۔ (۹۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو راہ خدا میں جہاد کرے (حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں) میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ رات میں عبادت کرنے والے اس شخص کے مثل ہے جسے کسل لاحق نہیں ہوتا اور اس روزے دار کی طرح جو کبھی قضا نہیں کرتا (یعنی مسلسل روزے رکھتا ہے)

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خیر بیت فی المسلمین بیت فیه یتیم یحسن الیه و شر بیت فی المسلمین بیت فیه یتیم یساء الیه (۹۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں میں سب سے بُرا وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جائے۔

حدیث: عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل سنه الاقیض اللّٰہ له عند سنه من یکرمه۔ (۹۶)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے شخص کی تعظیم اس کے بڑھاپے کی وجہ سے کرے اس (نوجوان) کے بڑھاپے میں اللہ ایسے شخص کو متعین فرمادے گا جو اس کی تعظیم وتکریم

---

(۹۴) الف: صحیح بخاری: کتاب الادب: باب الساعی علی المسکین
ب: صحیح مسلم: کتاب الزهد والرقائق: باب الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم
(۹۵) سنن ابن ماجة: کتاب الادب: باب حق الیتیم:
ب: مسند حمید: عبد بن حمید بن نصرابو محمد الکمی مکتبه السنة القاهره
ج: المعجم الاوسط: ج ۵/ص ۹۹

کرے۔

اکابر اور بزرگوں کی تعظیم وتوقیر:

حدیث: عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من اجلال اللّٰہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ واکرام ذی السلطان المسقط (۹۷)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بوڑھے شخص کی تعظیم کرنا، حافظ قرآن جو اس کے معنی میں کمی زیادتی نہ کرتا ہو اس کی عزت کرنا اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی عظمت میں سے ہے۔

حدیث: قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوۃ علی صغیر حق الوالد علی ولدہ۔ (۹۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔

حدیث: عن انس بن مالک قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللّٰہ لہ عند سنہ من یکرمہ۔ (۹۹)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کوئی نوجوان کسی بوڑھے شخص کی اس کی کبرسنی کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو خدا اس کے بڑھاپے میں ایسا شخص پیدا کردے گا جو اس کی عزت کرے۔

---

(۹۶) الف: سنن ترمذی: کتاب البر والصلۃ: باب ماجاء فی اجلال الکبیر
ب: المعجم الاوسط ج ۶/ص ۹۴ دار الحرمین القاہرہ ۱۴۰۵ھ
ج: مسند الشہاب ج ۲/ص ۱۹ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷

(۹۷) سنن ابی داؤد: کتاب الادب: باب فی تنزیل الناس منازلھم
ب: سنن کبریٰ: ج ۸/ص ۱۶۳ باب النصیحۃ للہ
ج: مصنف ابن ابی شیبہ: ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ) ج ۴/ص ۴۴۰ باب فی الامام العادل

(۹۸) المراسیل: ابوداؤد: ج ۱/ص ۳۳۶ مؤسسۃ الرسالۃ

حدیث: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم لا یدرکنی زمان اوقال لاتدرکوا زمانا لایتبع فیه العلیم ولایستحی فیه من العلیم قلوبھم قلوب الاعاجم والسنتھم السنة العرب۔

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میں ایسے زمانہ کو نہ پاؤں یا یہ فرمایا تم ایسے زمانے کو نہ پاؤ جس میں عالم کی اطاعت نہ کی جائے اور عالم سے شرم نہ کی جائے ان کے دل عجمیوں کی طرح ہوں اور زبانیں عرب سی۔

حدیث: عن ابی امامة عن رسول اللہ ﷺ قال ثلاثة لایستخف بحقھم الامنافق ذو الشیبة فی الاسلام و ذو العلم و امام مقسط۔ (۱۰۰)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق کے کوئی نہیں کریگا: (۱) بوڑھے مسلمان کی، (۲) عالم کی، (۳) عادل امام کی۔

آداب مجلس:

حدیث: عن عبدالرحمن بن ابی عمرة الانصاری قال اخبر ابو سعید الخدری بجنازة فکانه تخلف حتی اخذ القوم مجالسھم ثم جاء معه فلما راہ القوم تسرعوا عنه وقام بعضھم عنه لیجلس فی مجلسه فقال الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول خیر المجالس اوسعھا ثم تنحی فجلس فی مجلس واسع (۱۰۱)

ترجمہ: عبدالرحمن بن ابی عمرۃ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری کو کسی جنازے کی خبر دی گئی ان کو جانے میں دیر ہوگئی لوگ اپنی جگہ بیٹھ گئے جب لوگوں نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ان کی طرف بڑھے اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تاکہ وہ اپنی جگہ

---

(۹۹) جامع ترمذی: کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی اجلال لکبیر
(۱۰۰) المعجم الکبیر: ج۸/ص ۲۰۲، مکتبہ العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ

بیٹھ جائیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کشادہ مجلس سب سے بہتر ہے پھر آپ (حضرت ابو سعید خدری) وہاں سے ہٹ کر کشادہ جگہ پر بیٹھ گئے۔

حدیث: عن عبداللّٰہ بن عمروان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما۔ (۱۰۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان بلا ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ بنائے۔

حدیث: عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایتناجی اثنان دون ثالثہما لایقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ۔ (۱۰۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کوئی آدمی کسی شخص کو اس مجلس سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے۔

حدیث: عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایاکم

---

(۱۰۱) الف: مسند احمد بن حنبل: ج ۳/ص ۱۸ مؤسسۃ قرطبہ القاہرہ
ب: مسند عبد بن حمید: عبد بن حمید نصرابو محمد الکمی (م ۲۴۹) ج ۱/ص ۳۰۲
ج: مسند الشہاب: محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی (۴۵۴ھ) ج ۲/ص ۲۱۹، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
د: الادب المفرد: ج ۱ ص ۳۸۸ باب خیر المجالس أوسعہا

(۱۰۲) الف: سنن ابی داؤد : کتاب الادب: باب فی الرجل یجلس الرجلین بغیر اذنہما
ب: ترمذی : کتاب الادب : باب ماجاء فی کراہیۃ الجلوس بین الرجلین بغیر اذنہما
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۲/ص ۲۱۳ مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ
د: الادب المفرد: محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴-۲۵۶ھ) ج ۱/۳۹۰، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت ۱۴۰۹ھ

(۱۰۳) الف: بخاری: کتاب الاستیذان: باب لایقیم الرجل الرجل من مجلسہ
ب: سنن کبریٰ: ج ۳/ص ۲۳۲ باب الرجل یقیم الرجل من مجلسہ یوم الجمعۃ

والجلوس بالطرقات قالوا یارسول اللّٰہ مالنا من مجالسنا بد نتحدث فیھا قال فاعطوا الطریق حقاقالوا وماحق الطریق یارسول اللّٰہ قال غض البصر وکف الاذی والامر بالمعروف والنھی عن المنکر (۱۰۴)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم راستے میں بیٹھنے سے پرہیز کرو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ سرراہ ہمارے لئے نہ بیٹھنا دشوار ہے ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں تو حضور نے فرمایا تو راستہ کا حق ادا کرو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ راستہ کا حق کیا ہے؟ اللہ کے رسول نے فرمایا، نظر کو نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو روکنا، اچھائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا۔

حدیث: **عن ابن عباس قال من السنة اذاجلس الرجل ان یخلع نعلیه فیضعھما الی جنبه۔ (۱۰۵)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا امر مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتا اتار کرانہیں ایک طرف رکھ دے۔

حدیث: **عن ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نھی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین۔ (۱۰۶)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورتوں کے درمیان راہ چلنے کو منع فرمایا ہے۔

حدیث: **عن جابر بن عبداللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانة۔ (۱۰۷)**

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱۰۴) مسنداحمدبن حنبل: ج ۳/ص ۴۷ مؤسسة قرطبة القاھرة
ب: مسنداحمدبن حمید: ج ۱ ص ۲۹۷ مکتبة السنة القاہرہ ۱۴۰۸ھ
(۱۰۵) الف: سنن ابی داؤد: کتاب اللباس: باب فی الانتعال:
ب: المعجم الکبیر: ج ۱۲/ص ۱۸۵ مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۱۰۶) سنن ابی داؤد: کتاب الادب: باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق

نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو اس پر یہ امانت ہے۔

اتفاق و اصلاح بین المسلمین:

حدیث: عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا انبئکم بدرجة افضل من الصلوٰة والصیام والصدقة قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات بین۔ وفساد ذات البین ھی الحالقة۔ (۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو اس درجہ سے آگاہ نہ کروں جو نماز اور روزہ اور صدقہ سے افضل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمائیے آپ نے ارشاد فرمایا آپس میں صلح کرانا اور آپس میں فساد ڈالنا ایمان کو مٹا دیتا ہے۔

حدیث: عن ابی صرمة أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من ضارّ ضارّ اللّٰہ بہ ومن شاقّ شاقّ اللّٰہ علیہ۔ (۱۰۹)

ترجمہ: حضرت ابوصرمہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کو ضرر پہونچائے گا اللہ رب العزت اسے ضرر پہونچائے گا اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

---

(۱۰۷) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الادب: باب فی نقل الحدیث
ب: جامع ترمذی: کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی اماطة الأذی عن الطریق
ج: مسند ابی یعلی: احمد بن علی بن المثنی ابویعلی (۲۱۰ھ-۳۶۰ھ) ج ۴ ص ۵۶، دار لمأمون للترات دمشق ۱۴۰۴ھ
د: المعجم الاوسط: ج ۳/ص ۵۶، دار الحرمین القاہرہ ۱۴۰۵ھ
ہ: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵/ص ۲۳۵، مکتبة الرشد الریاض ۱۴۰۹ھ

(۱۰۸) الادب المفرد: ج ۱/ص ۱۴۲ باب اصلاح ذات البین، دار لبشائر الاسلامیة بیروت ۱۴۰۹ھ

(۱۰۹) الف: جامع ترمذی کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی الخیانة والغش
ب: المستدرک علی الصحیحین ج ۲ ص ۶۶ کتاب البیوع، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۱ھ
ج: دارقطنی: علی بن عمر ابوالحسن الدارقطنی البغدادی (۳۰۶-۳۸۵ھ) ج ۳/ص ۷۷ کتاب البیوع، دار المعرفة بیروت

حدیث: عن ام کلثوم سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا۔ (۱۱۰)

ترجمہ: حضرت ام کلثوم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرادے پس اچھی بات کہے یا ایک کی طرف سے دوسرے تک کوئی اچھی بات پہنچادے۔

حدیث: عن ابی ایوب ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا ایوب الا ادلک علی صدقۃ یرضی اللّٰہ ورسولہ موضعھا تصلح بین الناس اذاتفاسدوا وتقرب بینھم اذاتباعدوا۔ (۱۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہاری ایسے صدقہ کی طرف رہنمائی نہ کروں جو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کردے (اور وہ یہ ہے) جب لوگوں کے درمیان فساد پھیل جائے تو تم ان کی اصلاح کردو اور جب وہ دور ہوجائیں تو تم ان کو قریب کردو۔

حدیث: عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ (۱۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدہ ہو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

---

(۱۱۰) الف: مسند الطیالسی: سلیمان بن داؤد الطیالسی (م ۲۰۴ھ) ج ۱ ص ۲۳۰، دار المعرفۃ بیروت
ب: المعجم الاوسط ج ۵/۳۰۰، دار الحرمین بیروت
(۱۱۱) مسند الطیالسی: سلیمان بن داؤد الطیالسی: ج ۱ ص ۸۱ دار المعرفۃ بیروت
(۱۱۲) الف: سنن ابی داؤد: کتاب السنۃ: باب فی قتل الخوارج
ب: سنن کبریٰ للبیہقی ج ۸/ ص ۱۵۷ باب الرغیب فی لزوم الجماعۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

حدیث: عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ ابداً و ید اللّٰہ علی الجماعۃ و من شذ شذ فی النار۔ (۱۱۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہ کرے گا اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے جو شخص (جماعت مسلمین) سے الگ ہوگا وہ علیحدہ دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

حدیث: عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ۔ (۱۱۴)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان جال بنایا (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا اس طرح ایک مومن دوسرے مومن کو مضبوطی دیتا ہے)۔

حدیث: عن عامر قال سمعت النعمان بن بشیر یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ تری المومنین فی ترحمھم و توادھم و تعاطفھم کمثل الجسد اذا شتکی عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر و الحمی۔ (۱۱۵)

ترجمہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم مومنین کو باہم رحم و محبت اور مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جب کسی عضو میں تکلیف و شکایت پیدا ہوتی ہے تو سارے جسم پر بیداری اور حرارت طاری ہوجاتی ہے۔

---

(۱۱۳) المستدرک علی الصحیحین : ج ۱ / ص ۲۰۰ : کتاب العلم ، دارالکتب العلمیۃ بیروت العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
(۱۱۴) الف: صحیح بخاری: کتاب الأداب: باب تعاون المؤمنین بعضھم بعضا
ب: مسند ابی یعلی ج: احمد بن علی ابویعلی الموصلی (۲۱۰-۳۰۷ھ) ۱۳ /ص ۳۰۷، دار لمأمون للتراث
(۱۱۵) صحیح بخاری: کتاب الأداب: باب رحمۃ الناس والبھائم

حدیث: عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ ﷺ المومنون کرجل واحدان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ۔ (۱۱۶)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو تمام بدن میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہو تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

حدیث: عن یزید بن نعامة الضبی قال قال رسول اللہ ﷺ اذا آخی الرجل الرجل فلیسألہ عن اسمہ وابیہ وممن ھو فانہ اوصل للمودة۔ (۱۱۷)

ترجمہ: حضرت یزید بن نعامہ الضبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ایک شخص دوسرے شخص کو بھائی بنائے تو اس کا، اس کے والد اور اس کے قبیلہ کا نام دریافت کرلے کیونکہ اس سے محبت پائیدار ہو جاتی ہے۔

حدیث: عن انس بن مالک قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی الخطبة قلّ ماخطبنا رسول اللہ ﷺ إلا قال لا ایمان لمن لا امانة لہ ولا دین لمن لا عھد لہ۔ (۱۱۸)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور بہت کم خطبہ ہوگا جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ اس شخص کا ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کا کوئی عہد نہیں (یعنی جس کو اپنے وعدے کا پاس نہیں)۔

حدیث: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدالامانة الی من ائتمنک ولا تخن من خانک۔ (۱۱۹)

---

(۱۱۶) صحیح مسلم : کتاب البر والصلة والآداب : باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم وتعاضدھم

(۱۱۷) جامع ترمذی: کتاب الزھد: باب ماجاء فی الحب فی اللہ

(۱۱۸) الف: صحیح ابن حبان: ج ۱/ص ۴۲۲، مؤسسة الرسالة ۱۴۱۴ھ

ب: المعجم الکبیر: ج ۱۱/ص ۲۱۳، مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ

ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۳/ص ۵۳ مؤسسة قرطبة القاھرة

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو شخص تمہاری خیانت کرے تم اسکی خیانت نہ کرو۔

حدیث: عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یطبع المومن علی الخلال کلها الا الخیانة و الکذب۔ (۱۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول علیہ السلام نے فرمایا مومن (صادق) میں سوائے خیانت اور جھوٹ کے تمام عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

حدیث: عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقو متاعه و اضربوه۔ (۱۲۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو خیانت کرتے پاؤ تو اس کا سامان نذر آتش کردو اور اس کو مارو۔

حدیث: الامانة تجر الرزق و الخیانة تجر الفقر۔ (۱۲۲)

ترجمہ: امانت رزق کو لاتی اور خیانت فقر کو لاتی ہے۔

حدیث: عن عبداللّٰہ بن عمرو قال اربع خلال اذا اعطیتهن فلایضرک ماعزل عنک من الدنیا حسن خلیقه و عفاف طعمة و صدق حدیث و حفظ امانة۔ (۱۲۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چار خصلتیں اگر تم کو مل

---

(۱۱۹) الف: المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع: ج ۲ ص ۵۳، دارالکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۱ھ
ب: سنن ابی داؤد: کتاب الاجارة: باب فی الرجل یأخذ حقه من تحت یده
ج: جامع ترمذی: کتاب البیوع: باب
(۱۲۰) مسند احمد بن حنبل: ج ۵/ص ۲۵۲، مؤسسة قرطبة القاهرة
(۱۲۱) سنن ابی داؤد: باب فی عقوبة الغال
(۱۲۲) مسند الشہاب: محمد بن سلامة بن جعفر القضاعی (م ۴۵۴) ج ۱ ص ۷۲ الأمانة تجر الرزق والخنانة تجر الفقر، مؤسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۷ھ

جائیں تو پھر دنیا کی کسی چیز کے نہ ہونے میں تجھے کوئی ضرر نہ ہوگا: (۱) حسن خلق، (۲) اکل حلال، (۳) صدق مقال، (۴) حفاظت امانت۔

عطاء تحفہ وہدیہ:

حدیث: عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم تھادوا تحابوا۔ (۱۲۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک دوسرے کو ھدیہ (تحفہ) دیتے رہو تا کہ باہم الفت و محبت پیدا ہو۔

حدیث: عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تھادوا فان الھدیۃ تذھب بالضغائن۔ (۱۲۵)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو اس لئے کہ ہدیہ بغض وکینہ کو دور کرتا ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ تھادوا فان الھدیۃ تذھب و حرا لصدور ولا تحقرن جارۃ بجارتھا ولو بشق فرسن شاۃ۔ (۱۲۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں باہم تحفہ دیا کرو کیونکہ ھدیہ دل کی کدورت دور کر دیتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

---

(۱۲۳) الادب المفرد : ج۱/ ص ۱۰۸ باب حسن الخلق اذا فقھوا، دارلبشائر الاسلامیۃ بیروت ۱۴۰۹ھ

(۱۲۴) الف: سنن کبریٰ: ج۶/ص ۱۶۹ باب التحریص علی الھبۃ والھدیۃ صلۃ بین الناس

ب: مسند ابی یعلی :احمد بن علی ابو یعلی الموصلی (۲۱۰-۳۰۷ھ) ج ۱۱ ص ۹، دار المأمون للتراث دمشق ۱۴۰۴ھ

(۱۲۵) مسند الشھاب: ج ۱/ص ۳۸۳ تھادوا فان الھدیۃ تذھب بالضغائن،

حدیث: عن بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من استعاذ منکم فاعیذوہ ومن سئالکم باللّٰہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوا ومن صنع الیکم معروفا فکافئوا فان لم تجدوا ماتکافئو فادعوا لہ حتی تروا قد کافأتموہ۔ (۱۲۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم سے پناہ چاہے تم اس کو پناہ دو جو تم سے اللہ کے واسطے سے سوال کرے اس کو عطا کرو جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اس کو اس کی بھلائی کا بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے بدلہ دیا جاسکے تو اس کے واسطے اتنی دعا کرو کہ تم سمجھ لو اس کا بدلہ ہو گیا۔

حدیث: قال انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان لایرد الطیب۔ (۱۲۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

عیادت مریض:

حدیث: عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال عودوا المریض واتبعوا الجنائز تذکرکم الآخرۃ۔ (۱۲۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیمار کی عیادت کرو۔ جنازوں کے ساتھ جاؤ یہ تم کو آخرت کی یاد

---

(۱۲۶) جامع ترمذی: کتاب الولاء والھبۃ: باب فی حث النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی التھادی

(۱۲۷) الف: صحیح ابن حبان: ذکر الأمر بالمکافأۃ ج۸/ص ۱۹۹

ب: المستدرک علی الصحیحین: محمد بن عبداللہ النیسابوری الحاکم (۳۲۱-۴۰۵ھ) کتاب الزکاۃ ج ۱/ص ۵۷۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ

ج: سنن ابی داؤد: کتاب الزکاۃ: باب عطیۃ من سأل باللہ

(۱۲۸) الف: صحیح بخاری: کتاب الھبۃ وفضلھا: باب مالایرد من الھدیۃ

ب: جامع ترمذی: کتاب الادب: باب ماجاء فی کراھیۃ رد الطیب

ج: مسند احمد بن حنبل: ج۳/ص ۱۳۳ مؤسسۃ قرطبہ القاھرہ

دلائے گی۔

حدیث: عن ابی موسیٰ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وفکو العانی وعودو المریض۔ (۱۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مصیبت زدہ کو رہا کرو، بیمار کی عیادت کرو۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ ﷺ من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللّٰہ ﷺ ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ قال مروان بلغنی ان النبی ﷺ قال ما اجتمع ھذہ الخصال فی یوم فی رجل واحد الا دخل الجنۃ۔ (۱۳۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ (حضرت) ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ حضور نے فرمایا تم میں سے آج جنازے کے ساتھ کون گیا؟ (حضرت) ابوبکر نے عرض کیا، میں گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھلایا، (حضرت) ابوبکر نے عرض کیا میں نے کھلایا۔ حضور نے پھر دریافت فرمایا تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ (حضرت) ابوبکر نے عرض کیا میں نے کی۔ تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس شخص میں

---

(۱۲۹) الف: صحیح ابن حبان : ج۷/ ص ۲۲۱ ذکر الأمر بعیادۃ المریض، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۴ھ
ب: مسند احمد بن حنبل: ج۳/ص۴۸، مؤسسۃ قرطبہ القاھرہ
ج: مسند الحارث: الحارث بن ابی أسامۃ (۱۸۶-۲۲۸ھ) ج۱/ص ۳۵۵، مرکز خدمۃ السنۃ المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
د: مسند ابی یعلی: ج۲/ص ۳۶۳، دار المأمون للتراث دمشق
ہ: مسند الطیالسی ج۱/ص ۲۹۷
و: الادب المفرد: ج۱/ص ۱۸۳، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت
(۱۳۰) الف: سنن کبریٰ: ج۹، ص۲۲۶ بالرخصۃ فی الاعطاء فی الفداء
ب: مسند احمد بن حنبل: ج۴/ص ۳۹۴، موسسۃ
(۱۳۱) مسلم: کتاب الفضائل: باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

یہ (جملہ خصلتیں) جمع ہوگئیں وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ مروان بیان کرتے ہیں مجھکو روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ خصلتیں ایک دن جمع ہوں وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

حدیث: عن زید بن الارقم یقول رمدت عینی فعادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زید لوان عینیک لما بھا کیف کنت تصنع قال کنت اصبر واحتسب لمابھاثم صبرت واحتسب کان ثوابک الجنۃ۔ (۱۳۲)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں میری آنکھ دکھنے لگی توحضور نے میری عیادت فرمائی پھرارشادفرمایااے زید! اگرتمہاری آنکھیں خراب ہوجاتیں توتم کیا کرتے؟ میں نے عرض کیامیں صبرکر کے ثواب کا مستحق ہوتا، حضور نے ارشادفرمایا اگرتمہاری آنکھیں خراب ہوجاتیں اورتم صبرکر کے ثواب کی امیدرکھتے توتم کوثواب میں جنت ملتی۔

حدیث: عن ابن عباس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذاعاد المریض جلس عند راسہ ثم قال سبع مرار "اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک" فان کان فی اجلہ تاخیر عوفی من وجعہ ذلک۔ (۱۳۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مریض کی عیادت کرتے تواس کے سرہانے بیٹھ کرسات بارفرماتے "میں خدائے برتر سے جوعرش عظیم کا رب ہے درخواست کرتاہوں کہ وہ تجھکو شفادے" اگراس کی اجل میں تاخیرہوتی تواس کواس تکلیف سے عافیت ہوجاتی۔

تعزیت:

---

(۱۳۲) الأدب المفرد: ج ۱ /ص۱۸۸ باب العیادۃ من الرمد، دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت

(۱۳۳) الف: صحیح ابن حبان: ج۷/ص۲۴۰ ذکر مایدعو المرء بہ لاخیہ المسلم اذاکان عیلا

ب: المستدرک علی الصحیحین: ج۴/ص۲۳۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت

حدیث: عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی مصاباً فلہ مثل اجرہ۔ (۱۳۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت (تسلی) کریگا اس کو بھی اس (مریض) کے مثل ثواب ملے گا۔

حدیث: عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ۔ (۱۳۵)

ترجمہ: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس عورت کی جس کا بچہ مر گیا ہو تعزیت کرے گا اس کو جنت میں چادر اڑھائی جائے گی۔

حدیث: عن عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فانہ قد جاءھم مایشغلھم۔ (۱۳۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضرت) جعفر طیار (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل جعفر کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جو ان کو اس سے باز رکھے گی۔

وفاءِ عہد و میثاق:

حدیث: عن بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمار اخاک

---

(۱۳۴) الف: سنن ابن ماجۃ: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی ثواب من عزی مصاباً
ب: جامع ترمذی کتاب الجنائز: باب ماجاء فی أجر من عزی مصاباً
ج: سنن کبریٰ للبیہقی: ج ۴ / ص ۵۹، باب مایستحب من تعزیۃ اھل المیت
(۱۳۵) الف: جامع ترمذی: کتاب الجنائز: باب أخر فی فضل تعزیۃ اھل المیت
ب: مسند ابی یعلی: ج ۱۳ / ص ۴۳۲، دار المأمون للتراث دمشق ۱۴۰۴ھ
(۱۳۶) جامع ترمذی: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی الطعام یصنع لاھل المیت

ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه (۱۳۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف سے شک نہ کرو اور نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو کہ وعدہ خلافی کرو۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ۔ (۱۳۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔

حدیث: عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستأضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذاحدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم۔ (۱۳۹)

ترجمہ: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہارے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (وہ چھ چیزیں یہ ہیں) (۱) جب بات کہو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو (۳) جب کسی کی امانت رکھو تو اسے ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو (٦) اپنے ہاتھ کو (کسی کو تکلیف دینے سے) روکو۔

---

(۱۳۷) الادب المفرد : ج ۱ / ص ۱۴۲ باب لاتعد اخاک شیئاً فتخلفہ، دارالبشائر الاسلامیۃ

(۱۳۸) الف: سنن ابن ماجہ: کتاب الصدقات: باب أجر الأجراء

ب: سنن کبری للبیہقی: ج ٦ / ص ۱۲۱ باب اثم من مطع الاجیر أجرہ

(۱۳۹) الف: صحیح ابن حبان : ج ۱ / ص ۵۰٦ باب الصدق والأمر بالمعروف والنہی عن المنکر

ب: المستدرک علی الصحیحین : ج ۴ / ص ۳۹۹ کتاب الحدود، دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ

ج: مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۲۳، مؤسسۃ قرطبہ القاہرہ

حدیث: عن رسول اللہ ﷺ قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او کلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیامة۔ (۱۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو معاہد پر ظلم کرے یا اس کے حق میں کمی کرے یا اس کو طاقت سے زیادہ تکلیف دے یا اس سے بغیر رضامندی کے کچھ لے تو میں قیامت کے دن ایسے شخص کا مخالف ہوں گا۔

حدیث: عن ابی رافع بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیهم ابدا قال انی لا اخیس بالعهد ولا احس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذهبت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت۔ (۱۴۱)

ترجمہ: حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ مجھے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (قاصد بنا کر) بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا تو میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہوگئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں ان کی طرف کبھی نہ جاؤں گا تو آپ نے فرمایا میں نہ تو عہد کو توڑتا ہوں اور نہ قاصد کو روکتا ہوں اب تم واپس جاؤ پھر اگر تمہارے دل میں یہی بات رہے جو اس وقت تمہارے دل میں ہے تو واپس آنا تو میں (قریش کی طرف) گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام لایا۔

حدیث: عدة المؤمن دین وعدة المومن کالاخذ بالید

ترجمہ: مومن کا وعدہ قرض ہے مومن کا وعدہ ایسا ہے جیسے ہاتھ پکڑنا۔

حدیث: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیار عباداللہ یوم القیامة

---

(۱۴۰) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الخراج والامارة والفیء: باب فی تعشیر اهل الذمة

ب: سنن کبریٰ للبیهقی: ج ۹ /ص ۲۰۵ باب لایأخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شیئاً بغیر امرهم

الموفون المطیبون۔ (۱۴۲)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بروز قیامت اللہ کے سب سے بہتر بندے وہ ہوں گے جو خوش دلی سے وعدہ وفا کرتے ہیں۔

حدیث: الواعد بالعدۃ مثل الدین او اشد۔ (۱۴۳)

ترجمہ: وعدہ کرنے کا اقرار قرض کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے۔

محبت ومودت، حبّ فی اللہ وبغض فی اللہ:

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال النبی ﷺ والذی نفسی بیدہ لاتدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا الا ادلکم علیٰ شئ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم۔ (۱۴۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم مومن کامل نہیں ہوگے جب تک کہ باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم اسے کرو تو باہم محبت والفت پیدا ہو (وہ چیز یہ ہے) تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

حدیث: عن عبداللہ بن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احب اخا للہ فی اللہ قال انی احبک للہ فد خلا جمیعا الجنۃ کان الذی احب فی اللہ ارفع درجۃ لحبہ علی الذی احبہ لہ۔ (۱۴۵)

---

(۱۴۲) الف: المعجم الصغیر :سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۳۶۰-۲۶۰ھ) ج ۲/ص ۲۱۰، المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ
ب: مسند احمد بن حنبل: ج ۶/ص ۲۶۸، مؤسسۃ قرطبۃ القاھرۃ

(۱۴۳) الف: کشف الخفاء: العجلونی: ج ۲/ص ۷۴
ب: الفوائد المجموعہ: الشوکانی: ج ۱/ص ۴۵۴
ج: الفردوس بماثور الخطاب: ج ۴/ص ۴۳۵

(۱۴۴) جامع ترمذی: کتاب الاستیذان: باب ماجاء فی افشاء السلام
ب: سنن ابن ماجۃ: کتاب الادب: باب افشاء السلام

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (اپنے مسلمان) بھائی سے اللہ کی خاطر محبت رکھے اور اس سے کہے میں تجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے مگر وہ شخص جس نے اللہ کے لیے محبت کی وہ محبت کی وجہ سے اس سے ایک درجہ بلند ہوگا جس سے اس نے محبت کی ہے۔

حدیث: عن معدیکرب قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما تحاب فی اللّٰہ الرجلان الا کان افضلھما اشدھا حبالصاحبہ۔ (۱۴۶)

ترجمہ: حضرت معدیکرب سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں تو ان میں افضل وہی ہوگا جو دوسرے سے محبت میں زیادہ ہے۔

حدیث: عن ابی ذر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ و البغض فی اللّٰہ۔ (۱۴۷)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سب سے افضل عمل اللہ کی خاطر محبت رکھنا ہے اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔

حدیث: عن معاذ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول قال اللّٰہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فیّ والمتجالسین فیّ والمتزاورین فیّ والمتباذلین

---

(۱۴۵) الأدب المفرد: محمد بن اسماعیل البخاری: ج ۱/ص ۱۹۲ باب اذا احب رجلا فلایمارہ ولایسأل عنہ

(۱۴۶) الف: مسند الطیالسی: سلیمان بن داؤد الطیالسی (م ۲۰۴) ج ۱ ص ۲۷۳، دار المعرفۃ بیروت

ب: المستدرک علی الصحیحین: ج ۴/ص ۱۸۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ج: مسند ابی یعلی: ج ۶/ص ۱۴۳، دار المأمون للتراث دمشق ۱۴۰۴ھ

د: المعجم الاوسط: ج ۳/ص ۱۹۲، المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ

و: الادب المفرد: ج ۱/ص ۱۹۱ باب اذا أحب الرجل أخاہ فلیعلمہ

فیّ۔ (۱۴۸)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان لوگوں سے محبت کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے جو باہم میری وجہ سے محبت کرتے ہیں اور میرے سبب ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

حدیث: عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوثق عری الایمان الحب فی اللّٰہ عزوجل والبغض فی اللّٰہ۔ (۱۴۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کا سب سے مضبوط پہلو اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض کرنا ہے۔

حدیث: عن ابی ذر خرج الینا رسول اللّٰہ ﷺ قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللّٰہ تعالیٰ قال قائل الصلوۃ والزکوٰۃ وقال قائل الجهاد قال النبی ﷺ ان احب الاعمال الی اللّٰہ تعالیٰ الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ۔ (۱۵۰)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا تم جانتے ہو اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ سب سے افضل ہیں، کسی نے کہا جہاد! تو حضور علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل یہ ہے کہ اللہ کی خاطر محبت کرنا ور اللہ

---

(۱۴۸) مسند احمد بن حنبل: ج۵/ص ۲۳۳ مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ
ب: مسند عبد بن حمید: عبد بن حمید ابو محمد الکمی (م۲۴۹) ج۱/ص ۷۲ مکتبۃ السنۃ القاہرۃ ۱۴۰۸ھ
ج: المعجم الکبیر: ج۱/ص ۸۰، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۱۴۹) مسند الطیاسی: ج۱/ص ۱۰۱
ب: مسند ابن ابی شیبہ: ج۶/ص ۱۷۰، مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۰۹ھ
(۱۵۰) مسند احمد بن حنبل: ج۵/ص ۱۴۶، مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ

کی خاطر بغض رکھنا۔

حدیث: عن انس ان رجلا سئال النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم فقال یا نبی اللّٰہ متی الساعة فقال ما اعددت لها قال ما اعددت لها من کبیر الا انی احب اللّٰہ و رسوله فقال المرء مع من احب قال انس فمارأیت المسلمین فرحوا بعد الاسلام اشد مما فرحوا یومئذ۔ (۱۵۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے نبی! قیامت کب آئے گی؟ تو سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ تو اس شخص نے کہا میں نے اس کے لیے کوئی بڑا کام تو نہیں کیا لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے راوی حدیث حضرت انس فرماتے ہیں ابتداء اسلام سے میں نے کبھی مسلمانوں کو اس سے زیادہ خوش ہوتے ہوئے نہ دیکھا جتنا اس دن وہ خوش تھے۔

حدیث: عن علی بن ابی طالب یقول لابن الکواء هل تدری ماقال الرسول احبب حبیبک هونا ماعسی ان یکون بغیضک یوما ما و ابغض بغیضک هونا ماعسی ان یکون حبیبک یوما ما۔ (۱۵۲)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابن الکواء سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ دوست سے اعتدال کے ساتھ محبت رکھو شاید وہ کسی دن تمہارا دشمن ہوجائے اور اپنے دشمن سے بغض میں نرمی کرو شاید کسی روز وہ تمہارا دوست ہوجائے۔

---

(۱۵۱) الأدب المفرد: ج ۱ ص ۱۲۹ باب الرجل یحب قوما ولما یلحق بهم

(۱۵۲) الف: جامع ترمذی کتاب البر والصلة : باب ماجاء فی الاقتصاد فی الحب وابغض

ب: المعجم الاوسط: ج ۳ ص ۳۵۷، دار الحرمین القاهرة ۱۴۰۵ھ

ج: الادب المفرد: ج ۱ ص ۴۴۷ باب احب حبیبک هونا ما

د: مسند الطیالسی: ج ۱ ص ۴۳۰، دار المعرفة بیروت

حدیث: قال النبی ﷺ المومن الف مالوف لاخیر فیمن لایالف ولایولف۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دوسروں سے محبت کرتا ہے اور دوسرے اس سے محبت کرتے ہیں اس شخص میں بہتری نہیں جو کسی سے محبت نہ کرے اور نہ (اس قابل ہو کہ) دوسرا اس سے محبت کرے۔

حدیث: عن معاذ بن جبل انه سئال النبی ﷺ عن افضل الایمان قال ان تحب للّٰہ وتبغض للّٰہ وتعمل لسانک فی ذکر اللّٰہ قال وماذا یارسول اللّٰہ ﷺ قال ان تحب للناس ماتحب لنفسک وتکرہ لھم ماتکرہ لنفسک۔ (۱۵۳)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ ہی کے لیے محبت کرو اور اللہ ہی کے لیے بغض، اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ اور کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز خود اپنے لیے پسند کرو وہی لوگوں کے لیے بھی پسند کرو اور جو اپنے لئے ناپسند کرو وہی دوسروں کے لیے ناپسند کرو۔

حقوق والدین:

حدیث: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنه قال جاء رجل الیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال یارسول اللّٰہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک۔ (۱۵۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میرے حسن معاشرت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ حضور نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس شخص نے عرض کیا پھر کون؟ آپ

(۱۵۳) مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۲۴۷، مؤسسة قرطبه القاهرة
ب: المعجم الکبیر: ج ۲۰ ص ۱۹۱، مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۱۵۴) الف: صحیح بخاری: کتاب الأدب: باب من احق الناس بحسن الصحبة
ب: صحیح مسلم کتاب البر والصلة والأدب: باب بر الوالدین احق به

نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا پھر کون؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں (اس نے چوتھی مرتبہ دریافت کیا) پھر کون؟ تو حضور نے فرمایا تمہارا باپ۔

حدیث: عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ وسلم فقال یارسول اللہ ماالکبائر قال الاشراک باللہ قال ثم ماذا قال ثم عقوق الوالدین قال ثم ماذاقال الیمین الغموس۔ (۱۵۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! گناہ کبیرہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اس نے دوبارہ عرض کیا پھر کیا؟ حضور نے فرمایا ماں باپ کی نافرمانی کرنا اس شخص نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا پھر گناہِ کبیرہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا جھوٹی قسم کھانا۔

حدیث: عن معاویۃ بن جاھمہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ اردت ان اغزو وجئتک استشیرک فقال ھل لک من ام قال نعم قال فالزمھا فان الجنۃ عندرجلھا۔ (۱۵۶)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا تم اس کی خدمت میں لگے رہو کیوں کہ جنت اس کے پیر کے نیچے ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یارسول اللہ قال من ادرک ابویہ عندالکبر احدھما

---

(۱۵۵) صحیح بخاری: کتاب اشتابۃ المرتدین: باب اثم من اشرک باللہ وعقوبتہ فی الدنیا والآخرۃ

(۱۵۶) الف: مسند احمد بن حنبل: ج۳ ص ۴۲۹، مؤسسۃ قرطبہ القاھرہ

ب: مصنف عبدالرزاق: ج۵ ص ۱۷۶ باب الرجل یغزو وابوہ کارہ لہ، مکتبۃ الرشد

او کلاھما فلم یدخل الجنۃ۔ (۱۵۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی ناک خاک آلود ہو؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (اس کی ناک خاک آلود ہو) جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر بھی جنت میں داخل نہیں ہوا۔

حدیث: عن عبد اللہ بن عمرو قال رسول اللہ ﷺ رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد۔ (۱۵۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

حدیث: عن ابی امامۃ ان رجلا قال یارسول اللہ ماحق الوالدین علیٰ ولدھما قال ھما جنتک و نارک۔ (۱۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

حدیث: عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا و ان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر و اطیب۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نیک لڑکے نے اپنے والدین کی جانب رحمت کی نظر سے دیکھا اس کے لیے اللہ

---

(۱۵۷) صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب رغم انف من ادرک ابویہ او احدھما عند الکبر فلم یدخل الجنۃ

(۱۵۸) الف: المستدرک علی الصحیحین : ج۴ ص ۱۶۸ کتاب البر والصلۃ ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۱ھ

ب: جامع ترمذی: کتاب الفضائل: باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین

(۱۵۹) سنن ابن ماجۃ: کتاب الادب: باب بر الوالدین

تعالیٰ ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج (کا ثواب) لکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا اگر چہ وہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے حضور نے فرمایا ہاں! اللہ بہت بڑا اور پاک ہے۔

حدیث: عن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل الذنوب یؤخر اللہ منھا ماشاء الیٰ یوم القیامة الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجل لصاحبه فی الحیوة قبل الممات۔ (۱۶۰)

ترجمہ: حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام گناہوں میں سے اللہ چاہے ہر گناہ کی سزا قیامت کے دن تک مؤخر کر دے سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کیونکہ اللہ ماں باپ کے نافرمان کو موت سے پہلے زندگی میں ہی سزا دے دیتا ہے۔

حقوقِ اولاد:

حدیث: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ولد له ولد فلیحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فلیزوجه فان بلغ ولم یزوجه فاصاب اثما فانما اثمه علیٰ ابیه۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اولاد ہو تو اسے اس کا اچھا نام رکھنا چاہیے اور اسے اچھا ادب سکھانا چاہیے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اگر اس کے بالغ ہونے کے بعد اس نے نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ سرزد ہو گیا تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔

حدیث: قال النبی صلی اللہ علیه وسلم مروا اولادکم بالصلوٰة وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین۔ (۱۶۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور انہیں نماز (نہ پڑھنے پر) مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔

حدیث: عن جابر بن سمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لان یؤدب

---

(۱۶۰) المستدرک علی الصحیحین: ج ۴ ص ۱۷۲ کتاب البر والصلة، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۱ھ

الرجل ولده خير له من ان يتصدق بصاع۔ (۱۶۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

حدیث: عن سمرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الغلام مرتهن بعقيقة تذبح عنه يوم السابع ويسمي ويحلق راسه۔ (۱۶۳)

ترجمہ: حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا عقیقہ کے بدلے میں رہن ہے ساتویں روز اس کی جانب سے ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھ کے سر منڈایا جائے۔

حدیث: عن ابن عمر انما سماهم ابراراً لانهم بروا لآباء والابناء كما ان لوالدک علیک حق۔ (۱۶۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو ابرار اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء واجداد اور اولاد کے ساتھ بھلائی اور نیکی کی جس طرح تمہارے اوپر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہاری اولاد کا حق ہے۔

حدیث: ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال مانحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن۔ (۱۶۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ماں باپ اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا۔

حدیث: عن ابی هريرة قال رسول اللّٰہ ﷺ لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان يسجد لزوجها۔ (۱۶۶)

---

(۱۶۲) الف: جامع ترمذی: کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی ادب الولد
ب: مسند احمد بن حنبل: ج۵ ص ۱۰۲، مؤسسة قرطبه القاهره
(۱۶۳) المعجم الکبیر: ج۷ ص ۲۲۹، مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ
(۱۶۴) الأدب المفرد: ج ۱ ص ۴۷ باب بر الأدب لولده، دار البشائر الاسلامية، بیروت
(۱۶۵) المستدرک علی الصحیحین: ج۴ ص ۲۹۲ کتاب الأدب، دار الکتب العلمية بیروت ۱۴۱۱ھ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کوکسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے۔

حدیث: عن ابی هریرة قیل لرسول اللہ ﷺ انی النساء خیر قال التی تسره اذانظر وتطیعه اذاامر ولاتخالفه فی نفسها ولا مالها۔ (۱٦۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر عورت کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عورت جس کو اس کا خاوند دیکھے تو وہ خوش ہوجائے اور جب اسے کسی بات کا حکم دے تو اسکی اطاعت کرے اور پنی جان ومال میں اس کی مخالفت نہ کرے۔

حدیث: عن جابر قال رسول اللہ ﷺ ثلثة لایقبل لهم صلوة ولا تصعد لهم حسنة الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم والمرأة الساخط علیها زوجها حتی یرضی والسکران حتی یصحو۔ (۱٦۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی نہ نماز مقبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر جاتی ہے (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک وہ اپنے مالک کی جانب لوٹ نہ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں نہ دیدے (۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہے (۳) نشہ کرنے والا یہاں تک کہ ہوش میں نہ آجائے۔

حدیث: ام سلمة رضی اللہ عنها تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایماامرأةماتت وزوجهاعنهاراض دخلت الجنة۔ (۱٦۹)

---

(۱٦٦) مسنداحمدبن حنبل: ج٦ ص٤٧، مؤسسةقرطبةالقاهرة
(۱٦۷) سنن نسائی: کتاب النکاح: ای النساءخیر
(۱٦۸) الف: صحیح ابن خزیمة :محمد بن اسحاق خزیمه النیسابوری (۳۱۱-۲۲۳ھ) ج۲ ص ٦۹ باب نفی قبول صلاة المرأة الغاصبة لزوجها: المکتبة الاسلامی، بیروت ۱۳۹۰ھ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

حقوقِ زوجات:

حدیث: عن ابی هریرة قال رسول اللّٰہ اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم اخلاقا وخیار کم خیار کم لنسائهم۔ (۱۷۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ کامل الایمان وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے اچھے ہیں۔

حدیث: فاتقو اللّٰہ فی النساء فانکم اخذتموهن بامان اللّٰہ و استحللتم فروجهن بکلمة اللّٰہ۔ (۱۷۱)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا تم عورتوں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت میں حاصل کیا ہے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ سے حلال کیا ہے۔

حدیث: عن حکیم بن معاویة عن ابیه قال قلت یا رسول اللّٰہ ما حق زوجة احدنا علیه قال ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسبت و لا تضرب الوجه و لا تقبح و لا تهجر الا فی البیت۔ (۱۷۲)

ترجمہ: حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ! بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم

---

(۱۶۹) المستدرک علی الصحیحن: ج ۴ ص ۱۹۱ کتاب البر والصلة، دارالکتب العلمیة بیروت

ب: جامع ترمذی: کتاب الرضاع: باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة

ج: مسند ابی یعلی: ج ۱۲ ص ۳۳۱، دارالمأمون لترات دمشق

د: المعجم الکبیر: ج ۲۳ ص ۳۷۴، مکتبة العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ

ہ: مصنف ابن ابی شیبه: ج ۳ ص ۵۵۷، مکتبة الرشد الریاض

(۱۷۰) مسند الحارث: ج ۲ ص ۸۱۲ باب فی حسن الخلق، مرکز خدمة السنة المدینة ۱۴۱۳ھ

کھاؤ تو اسے کھلاؤ جب تم کپڑے پہنو تو اسے پہناؤ اور منہ پر نہ مارو اور برا نہ کہو اور گھر کے علاوہ کہیں نہ چھوڑو۔

حدیث: **عن ابی هریرة قال النبی ﷺ اذا کانت عندالرجل امرأتان فلم یعدل بینهما جاءیوم القیامةوشقهساقط۔ (۱۷۳)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ عدل وانصاف نہ کیا تو وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کا نصف بدن گرا ہوگا۔

رشتہ داروں کے حقوق:

حدیث: **عن انس قال قال رسول الله ﷺ من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأله فی اثره فلیصل رحمه۔ (۱۷۴)**

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے رزق میں کشادگی چاہتا ہے اور عمر میں برکت چاہتا ہے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

حدیث: **عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله ﷺ لا یدخل الجنة قاطع۔ (۱۷۵)**

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (یعنی رشتہ داری توڑنے والا)۔

---

(۱۷۳) المستدرک علی الصحیحین: کتاب النکاح : ج۲ ص ۲۰۳، دارالکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۱ھ
ب: جامع ترمذی کتاب النکاح : باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر
(۱۷۴) الف: صحیح بخاری : کتاب الادب : باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم
ب: صحیح مسلم : کتاب البر والصلة والأداب : باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها
ج: الادب المفرد : ج۱ ص ۳۴ باب صلة الرحم تزید فی العمر، دار البشائر الاسلامیة، بیروت
(۱۷۵) الف: صحیح بخاری کتاب الادب : باب اثم القاطع
ب: مسلم : کتاب البر والصلة والاداب : باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها
ج: صحیح ابن حبان : ج ۲ ص ۱۹۹ ذکر نفی دخول الجنة عن القاطع رحمه،

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرحم شجنة من الرحمن فقال اللّٰہ من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته۔ (۱۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لفظ ''رحم'' (یعنی رشتہ داری اور قرابت) لفظ ''رحمٰن'' سے نکلا ہے اور اللہ نے (رحم سے) فرمایا جو شخص تجھ سے ملے گا یعنی توڑے گا نہیں میں بھی اس سے ملوں گا اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں بھی اس سے قطع کرلوں گا۔

حدیث: عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس الواصل بالمکافئ ولکن الواصل الذی اذاقطعت رحمه وصلها (۱۷۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو مکافات کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جس سے قطع تعلق کیا جائے اور (اس کے بعد پھر) وہ تعلقات قائم رکھے۔

پڑوسی کے حقوق:

حدیث: عن ابی زبیر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس المؤمن من یشبع وجاره جائع الی جنبه۔ (۱۷۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا وہ مؤمن نہیں ہے جو خود تو شکم سیر ہو اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔

---

(۱۷۶) صحیح بخاری: کتاب الادب: باب من وصل وصله اللّٰہ
(۱۷۷) الف: صحیح بخاری: کتاب الادب: باب لیس الواصل بالمکافئ
ب: جامع ابی داؤد: کتاب الزکاة: باب فی صلة الرحم
ج: جامع ترمذی: کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی صلة الرحم
(۱۷۸) الف: مسند عبد بن حمید: ج ۱ ص ۲۳۱، مکتبة السنة القاهره
ب: مسند ابی یعلی: ج ۵ ص ۹۲، دار المأمون للتراث دمشق
ج: المعجم الکبیر: ج ۱۲ ص ۱۵۴، مکتبة العلوم والحکم الموصل
د: الادب المفرد: ج ۱ ص ۵۲ باب لایشبع دون جاره، دار البشائر الاسلامیة،

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایدخل الجنۃ من لایامن جارہ بوائقہ۔ (۱۷۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی برائیوں سے بے خوف نہ ہو۔

حدیث: عن عائشۃ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ۔ (۱۸۰)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل مجھے پڑوسی کے سلسلہ میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث نہ ٹھہرادیں۔

حقوق خلیفہ وسلطان وامیر:

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللّٰہ وعدل فان لہ بذلک أجرا وان قال بغیرہ فان علیہ منہ۔ (۱۸۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ

---

(۱۷۹) الف: مسلم: کتاب الایمان: باب بیان تحریم ایذاء الجار
ب: المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان ج ۱ ص ۵۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۸۰) الف: صحیح بخاری: کتاب الادب: باب الوصاۃ بالجار
ب: صحیح ابن حبان: ج ۲ ص ۲۶۵ ذکر الاخبار عما عظم اللہ جل وعلی من حق الجوار
ج: سنن ابی داؤد: کتاب الادب: باب فی حق الجوار
د: جامع ترمذی: کتاب البر والصلۃ: باب ماجاء فی حق الجوار
ہ: سنن ابن ماجہ: کتاب الادب: باب حق الجوار
(۱۸۱) الف: صحیح بخاری: کتاب الجھاد والسیر: باب یقاتل من وراء الامام

کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ امیر ڈھال ہے جس کی آڑ میں لڑائی کی جاتی ہے اگر وہ تقویٰ اور عدل وانصاف کا حکم کرے تو اس کے لیے اجر ہے اور اگر اس کے سوا حکم دیا تو اس پر اس کا گناہ ہے۔

حدیث: عن ام الحصین قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللّٰہ اسمعوا لہ واطیعوا۔ (۱۸۲)

ترجمہ: حضرت ام الحصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ناک کٹے غلام کو تم پر امیر مقرر کر دیا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق چلائے تو اس کا حکم سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

حدیث: عن علی قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ انما الطاعۃ فی المعروف۔ (۱۸۳)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت وفرماں برداری نہیں صرف نیک کاموں میں اطاعت ہے۔

حدیث: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔ (۱۸۴)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں (امام کی) بیعت کا (طوق) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

---

(۱۸۲) مسلم: کتاب الامارۃ: باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ

(۱۸۳) الف: صحیح مسلم: کتاب الامارۃ: باب وجوب طاعۃ الأمراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ

ب: صحیح ابن حبان: ج۱۰ ص ۴۲۹ ذکر نفی ایجاب الطاعۃ المرء اذا دعا الی معصیۃ اللّٰہ

(۱۸۴) الف: صحیح مسلم: کتاب الامارۃ: باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین ظھور الفتن

ب: سنن کبریٰ للبیہقی: ج۸ ص ۱۵۶ باب الترغیب فی لزوم الجماعۃ

حدیث: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ علی المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب اوکرہ الا ان یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولاطاعة۔ (۱۸۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کو ان میں جو پسند ہوں اور ان امور میں بھی جو ناپسند ہوں سننا اور اطاعت کرنا ہے جب کہ اگر گناہ کا حکم نہ دیا جائے اور جب گناہ کا حکم دیا جائے تو سننا اور اطاعت کرنا نہیں۔

حدیث: حدثنا ابورجاء عطاردی قال سمعت ابن عباس یرویہ عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم من رائ من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعة شبرا فیموت الامات میتة جاھلیة۔ (۱۸۶)

ترجمہ: ابورجاء عطاردی نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو سنا کہ وہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے امیر سے کوئی ناپسند بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہو کر مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

حدیث: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بایع اماما فاعطاہ صفقة یدہ وثمرة قلبہ فلیطعمہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ فاضربو اعنقہ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے امام سے بیعت کر کے خلوص دل سے اسے اپنا ہاتھ دیا تو اس پر لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا اس سے نزاع کرنے آئے تو اسے قتل کر دو۔

---

(۱۸۵) سنن ابن ماجة: کتاب الجهاد: باب لاطاعة فی معصیة اللہ

(۱۸۶) الف: سنن کبری للبیهقی: ج۸ ص۱۵۷ باب الصبر علیٰ أذی یصیبه من جهة امامه

ب: مسند احمد بن حنبل: ج۱ ص۲۹۷، مؤسسة قرطبه القاهره

ج: مسند ابی یعلی: ج۴ ص۲۳۴، دار المأمون للتراث، دمشق ۱۴۰۴ھ

حقوق مسلمین:

حدیث: عن انس قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لایؤمن احد کم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ من الخیر۔ (۱۸۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ ﷺ المسلم اخو المسلم لایظلمہ ولا یحقرہ ولایخذلہ حسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم (۱۸۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لہٰذا ایک مسلمان دوسرے پر ظلم نہ کرے اور اس کو ذلیل ورسوا نہ کرے اور اسے حقیر نہ سمجھے آدمی کو اسی قدر برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال حق المسلم علی المسلم ست قیل ماھی یارسول اللّٰہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللّٰہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ۔ (۱۸۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱۸۷) الف: سنن نسائی: علامۃ الایمان
(۱۸۸) مسند احمد بن حنبل: ج ۲ ص ۳۱۱، مؤسسۃ قرطبۃ القاھرہ
(۱۸۹) الف: صحیح مسلم: کتاب الاستیذان : باب من حق مسلم للمسلم رد السلام
ب: مسند احمد بن حنبل: ج ۲ ص ۳۷۲، مؤسسۃ قرطبۃ القاھرہ
ج: مسند ابی یعلی: ج ۱ ص ۳۲۹، دار المأمون للتراث دمشق

فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) جب تم اس سے ملاقات کرو تو سلام کرو (۲) اور جب وہ تم کو دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو (۳) جب وہ تم سے خیر خواہی چاہے تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو (۴) اور جب اسے چھینک آئے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو (۵) اور جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو (۶) اور جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

حدیث: عن ابی ایوب الانصاری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لا یحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا و خیر ھما الذی یبدأ بالسلام۔ (۱۹۰)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا آدمی کے لیے اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں کہ دونوں ملیں تو وہ ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

☆☆☆

---

(۱۹۰) الف: صحیح بخاری: کتاب الادب: باب الھجرۃ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث

ب: صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ ، باب تحریم الھجر فوق ثلاث بلا عذر شرعی

ج: صحیح ابن حبان: ج ۱۲ ص ۴۸۴ ذکر البیان بان خیر المتھاجرین من کان بادئاً بالسلام منھما

باب البشارات

حدیث: عن ابی امامة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال طوبی لمن رآنی وطوبیٰ لمن لم یرنی وآمن بی ثلاثا۔ (۱۹۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش خبری ہو اس شخص کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور تین مرتبہ اس کو مبارکباد اور خوش خبری ہو جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

حدیث: عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ان اللّٰہ تجاوز عن امتی الخطایا والنسیان وما استکرهوا علیه۔ (۱۹۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور بھول اور اس بات کو معاف کردیا جس پر وہ مجبور کیے جائیں۔

حدیث: عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده انه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول فی قوله تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امة انتم خیرها واکرمها علی اللّٰہ تعالیٰ۔ (۱۹۳)

ترجمہ: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ کے فرمان کنتم خیر امة اخرجت للناس کی تفسیر میں فرماتے سنا کہ تم ستر امتوں کے ختم کرنے والے ہو جن میں تم سب سے بہتر ہو اور اللہ کے

---

(۱۹۱) مسند الطیالسی: ج ۱ ص ۲۵۲، دار المعرفة، بیروت

(۱۹۲) الف: صحیح ابن حبان: ج ۱۶/ص ۲۰۲

ب: ابن ماجة: کتاب الطلاق: باب طلاق المکره والناسی

(۱۹۳) الف: المستدرک علی الصحیحین: ج ۴/ص ۹۴

ب: جامع ترمذی: کتاب القرات: باب ومن سوة آل عمران

نزدیک صاحب منزلت ہو۔

حدیث: عن ابن عمر ان رسول اللّٰہ ﷺ قال انما اجلکم فی اجل من خلامن الامم مابین صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاریٰ کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط فعملت النصاریٰ من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فأنتم الذین یعملون من صلوۃ العصر الیٰ مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضب الیہود والنصاریٰ فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللّٰہ تعالیٰ فھل ظلمتکم من حقکم شیئاً قالوا الا قال اللّٰہ تعالیٰ فانہ فضلی اعطیہ من شئت (۱۹۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری مدت عمر دیگر امتوں کے مقابلہ میں عصر سے مغرب تک ہے تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند لوگوں کو کام پر رکھا اور کہا دوپہر تک کون ایک ایک قیراط پر عمل کریگا؟ تو یہود نے دوپہر تک کام کیا پھر کہا دوپہر سے عصر تک کون ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ تب نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر کہا نماز عصر سے مغرب تک میرا کام دودو قیراط پر کون کرے گا تو (اے مسلمانوں) تم وہ لوگ ہو جو عصر سے مغرب تک عمل کرتے ہو اور تمہارے لیے دوہرا اجر ہے تو یہود ونصاریٰ افسردہ ہوگئے اور انہوں نے کہا ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں کچھ کمی کی؟ انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

---

(۱۹۴) صحیح بخاری: کتاب الانبیاء: باب ماذکر عن بنی اسرائیل

باب المنذرات

حدیث: عن کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ ﷺ اعیذک باللہ یا کعب بن عجرۃ من امراء یکونون من بعدی فمن غشی ابوابھم فصدقھم فی کذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابھم أولم یغش فلم یصدقھم فی کذبھم ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض۔ (۱۹۵)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کواللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ان امیروں سے جو میرے بعد ہوں گے لہٰذا جو شخص ان کے دروازوں پر جاکر ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کرے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں اور وہ میرے حوض کوثر پر نہیں پہونچے گا اور جس شخص نے ان کے دروازوں پر جاکر ان کی جھوٹ میں تصدیق نہیں کی اور ان کی ظلم پر مدد نہیں کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ عنقریب حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

حدیث: لیس منا من تشبہ بغیرنا لاتشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وان تسلیم النصاریٰ بالاکف ولا تقصوا النواصی واحفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ (۱۹۶)

ترجمہ: حضور کا ارشاد عالی ہے جو غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں تم یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو یہود کا سلام انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلی سے۔ تم مونچھیں کترواؤ اور داڑھی کو چھوڑو۔

---

(۱۹۵) جامع ترمذی: کتاب الصلوۃ: باب ماذکر فی الصلوۃ
(۱۹۶) المعجم الاوسط ج۷ ص ۲۳۸، دار الحرمین القاھرہ ۱۴۰۵ھ

حدیث: عن زید بن ارقم ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا۔ (۱۹۷)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس نے اپنی مونچھیں نہ کاٹیں وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أما واللّٰہ انی اخشاکم للّٰہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ (۱۹۸)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا متقی بندہ ہوں اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا۔ (۱۹۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں (مسلمانو ں کو) دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ وابی بریدۃ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من رمانا بالنبل فلیس منا۔ (۲۰۰)

---

(۱۹۷) الف: صحیح ابن حبان : ج۱۲ ص ۲۹۰ ،ذکر الزجر عن ترک قص الشوارب محالفۃ للمشرکین فیہ

ب: جامع ترمذی: کتاب الادب: باب ماجاء فی قص الشارب

ج: سنن نسائی: کتاب الطھارۃ: باب قص الشارب

(۱۹۸) صحیح بخاری: کتاب النکاح: باب الترغیب فی النکاح

ب: صحیح مسلم: کتاب النکاح: باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ

(۱۹۹) الف: صحیح مسلم : کتاب الایمان : باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس نے ہم پر تیر چلائے وہ ہم سے نہیں۔

حدیث: عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لیس منا من لم یؤقر الکبیر ویرحم الصغیر ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر۔ (۲۰۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم اور برائی سے نہیں روکتا وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: عن معقل بن یسار عن النبی ﷺ قال من فرق فلیس منا۔ (۲۰۲)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو شخص مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: ان اللّٰہ حرم علیکم دمائکم واموالکم واعراضکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا فاعادھا فلیبغ الشاھد الغائب الا ترجعو بعدی کفار ایضرب بعضکم رقاب بعض۔ (۲۰۳)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت وآبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام کردی ہیں جس طرح اس (حج کے) دن کی، اس شہر (مکہ) کی، اس ماہ (ذی الحجہ) کی حرمت ہے۔ خبردار میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

حدیث: عن عبد اللّٰہ بن عمرو أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الزوال الدنیا اھون علی اللّٰہ من قتل رجل مسلم۔ (۲۰۴)

---

(۲۰۱) الف: صحیح ابن حبان: ج۲ ص ۲۰۳، ذکر الزجر عن ترک توقیر الکبیر، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۴ھ
ب: مسند احمد بن حنبل: ج۱ ص۲۵۷، مؤسسۃ قرطبۃ
ج: المعجم الکبیر: ج۱۱ ص ۷۲، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل
(۲۰۲) المعجم الکبیر: ج۲۰ ص ۲۲۸، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل، ۱۴۰۴ھ
(۲۰۳) صحیح بخاری: کتاب الحج: باب الخطبۃ أیام منی
(۲۰۴) الف: جامع ترمذی: کتاب الدیات: باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ساری دنیا کا فنا ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے۔

حدیث: عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ سباب المسلم فسوق و قتالہ کفر۔ (۲۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

حدیث: عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ (۲۰۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ اجتنبو السبع الموبقات الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا با لحق واکل الربٰو و اکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات (۲۰۷)

---

(۲۰۵) الف: صحیح بخاری: کتاب الایمان: باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ
ب: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر
ج: صحیح ابن حبان: ج ۱۳ ص ۲۴۵، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۴ھ
د: جامع ترمذی: کتاب البر والصلۃ: باب
ہ: نسائی کتاب تحریم الدم: باب قتال المسلم
(۲۰۶) الف: صحیح بخاری: کتاب الایمان: باب ای الاسلام افضل
ب: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان تفاضل الاسلام وای امورہ افضل
ج: صحیح ابن حبان: ج ۱ ص ۴۰۶، ذکر اطلاق اسم الایمان علی من أمنہ الناس علیٰ انفسھم وأملاکھم
د: المستدرک علی الصحیحین: ج ۱ ص ۵۴ کتاب الایمان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۱ھ
ہ: سنن ابوداؤد: کتاب الجھاد: باب فی الھجرۃ ھل انقطعت
و: جامع ترمذی: کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق
(۲۰۷) الف: صحیح بخاری: کتاب الوصایا: باب قول اللہ ان الذین یأکلون اموال الیتامیٰ ظلما
ب: مسلم: کتاب الایمان: باب بیان الکبائر واکبرھا
ج: صحیح ابن حبان: ج ۱۲ ص ۳۷۱ ذکر الزجر عن الکبائر السبع اذھن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان سات چیزوں سے بچو جو ہلاک کرنے والی ہیں، صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ تو رسول انور ﷺ نے فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شریک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳) جس جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل کر دینا، (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کا مال کھانا، (۶) جہاد کے دن پیٹھ پھر کر بھاگنا، (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

حدیث: من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللّٰہ و ذمۃ رسولہ فلا تحقر و اللّٰہ فی ذمتہ۔ (۲۰۸)

ترجمہ: جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے لہٰذا اللہ کے ذمہ میں خیانت نہ کرو۔

حدیث: لو ان اھل السموات والارض اشترکوا فی قتل رجل مسلم لاکبھم اللّٰہ فی النار۔ (۲۰۹)

ترجمہ: حضور کا فرمان شاہی ہے کہ اگر آسمان و زمین کے رہنے والے کسی ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہوں تو ان سب کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈال دے گا۔

حدیث: عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ قال انشدکم باللّٰہ تعالیٰ تعلمون ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لایحل دم امریٔ مسلم الا باحدی ثلاث زنا بعد احصان او ارتداد بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق۔ (۲۱۰)

ترجمہ: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خون سوائے تین صورتوں کے حلال نہیں: (۱) نکاح کے بعد غیر عورت سے زنا کے سبب، (۲) اسلام کے بعد مرتد ہونے کے باعث،

---

(۲۰۸) صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ: باب فضل استقبال القبلۃ یستقبل باطراف رجلیہ
(۲۰۹) جامع ترمذی: کتاب الدیات: باب الحکم فی الدماء

(۳) نفس کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے۔

حدیث: عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللّٰہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللّٰہ۔ (۲۱۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) نہ کہنے لگیں اور جب انہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا تو ان کے جان و مال مجھ سے محفوظ ہیں سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب لینا اللہ کے ذمۂ کرم میں ہے۔

☆☆☆

(۲۱۱) الف: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللّٰہ
ب: المستدرک علی الصحیحین: ج ۲ ص ۵۶۸ تفسیر سورۃ الغاشیہ، دار الکتب

متفرقات

حدیث: قال رسول اللّٰہ ﷺ من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثہ اللّٰہ فقیھا و کنت لہ یوم القیمۃ شافعا و شھیدا۔ (۲۱۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری امت کے لئے چالیس حدیثیں احکام دین کے متعلق یاد کرلیں اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

حدیث: عن ابی کبشۃ قال سمعت عبداللّٰہ بن عمرو سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ (۲۱۳)

ترجمہ: حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا میری طرف سے پہونچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حدیث: قال ابو سعید سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من رائ منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف

---

(۲۱۲) مشکوۃ المصابیح: کتاب العلم: اصح المطابع، دھلی ۱۳۷۵ھ

(۲۱۳) الف: صحیح بخاری: کتاب الانبیاء: باب ماذکر عن بنی اسرائیل

ب: جامع ترمذی: کتاب العلم: باب ماجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل

ج: سنن دارمی: ج ۱ ص ۱۴۵ باب البلاغ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وتعلیم السنن

د: مسند احمد بن حنبل: ج ۲ ص ۲۰۲، مؤسسۃ قرطبہ

ہ: المعجم لکبیر: ج ۱ ص ۲۸۱، دار المأمون للتراث دمشق

الایمان۔(۲۱۴)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم میں سے جس نے کوئی برائی دیکھی تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے اور اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو (کم از کم) دل سے (برا سمجھے) اور یہ (اخیر حالت) سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے۔

حدیث: عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ لایحقر احد نفسه قالوا یارسول اللہ ﷺ کیف یحقر احدنا نفسه قال یری امر اللہ علیه فیه مقال ثم لا یقول فیه فیقول اللہ عزوجل له یوم القیامة مامنعک ان تقول فی کذا و کذا فیقول خشیة الناس فیقول فایای کنت احق ان تخشی۔(۲۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اپنے نفس کو حقیر نہ سمجھے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اپنے آپ کو حقیر کس طرح سمجھے گا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا حکم الٰہی کو اپنے اوپر عائد ہوتا ہوا دیکھے کہ اس میں بولنے کی (ضرورت) ہے اور پھر نہ بولے تو رب العزت بروز قیامت فرمائیگا تجھے فلاں فلاں بات میں گفتگو کرنے سے کس نے روکا؟ وہ کہے گا لوگوں کے خوف نے، ارشاد باری ہوگا میں اس کا زیادہ مستحق تھا کہ تو مجھ سے خوف کرتا۔

حدیث: عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر۔(۲۱۶)

---

(۲۱۴) الف: صحیح مسلم : کتاب الایمان : باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان

ب: صحیح ابن حبان: ج ا ص ا ۵۴، مؤسسة الرسالة، بیروت

ج: سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰة: باب الخطبة یوم العید

د: جامع ترمذی : کتاب الفتن : باب ماجاء فی تغییر المنکر بالید او با للسان او بالقلب

و: سنن نسائی: کتاب الایمان وشرائعه: تفاضل اهل الایمان

ه: سنن ابن ماجه: کتاب الصلوٰة: باب ماجاء فی صلاة العیدین

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف والا کلمہ (کہنا) سب سے بڑا جہاد ہے۔

حدیث: عن ابی سعید رضی اللّٰہ عنہ أن النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم لتتبعنّ سنن من قبلکم شبراً بشبر و ذراعاً بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموھم قلنا یا رسول اللّٰہ الیھود والنصاریٰ قال فمن۔ (۲۱۷)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہو بہو اگلی امتوں کے طریقے اختیار کروگے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہیں تو تم بھی ان کی پیروی کروگے ہم نے عرض کیا (اگلی امتوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا اور کون ہیں۔

حدیث: لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من یخذلھم حتی یاتی امر اللّٰہ۔ (۲۱۸)

ترجمہ: حضور کا فرمان عالی ہے میری امت کا ایک گروہ قیامت تک مضبوطی کے ساتھ حق پر قائم رہے گا ان کو کوئی رسوا کرنے والا ضرر نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

حدیث: عن اسلم ابی عمران قال غزونا من المدینۃ نرید القسطنطنیۃ وعلی الجماعۃ عبدالرحمن بن خالد بن الولید والروم ملصقوا ظھورھم بحائط المدینۃ فحمل رجل علی العدو فقال الناس مہ مہ لا الہ الا اللّٰہ یلقی بیدیہ الی التھلکۃ فقال ابو ایوب انما انزلت ھذہ الأیۃ فینا معاشر الانصار لما نصر اللّٰہ نبیہ ﷺ واظھر الاسلام قلنا ھل نقسم فی اموالنا ونصلحھا فانزل اللّٰہ عزوجل

---

(۲۱۷) الف: صحیح بخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب
ب: صحیح مسلم: کتاب العلم: باب اتباع سنن الیھود والنصاریٰ
ج: مسند احمد بن حنبل: ج ۳ ص ۸۹، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۲۱۸) صحیح مسلم: کتاب الامارۃ: باب قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خالفھم

وانفقو فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فالالقاء بایدینا الی التھلکۃ ان نقیم فی امو النا ونصلحھا وندع الجھاد قال ابو عمران فلم یزل ابو ایوب یجاھد فی سبیل اللہ عزوجل حتی دفن بالقسطنطنیۃ۔ (۲۱۹)

ترجمہ: حضرت ابوعمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (جہاد کے لیے) مدینہ منورہ سے قسطنطنیہ کوروانہ ہوئے عبدالرحمن بن خالد بن الولید سردار تھے اور رومی دشمن کی پشت شہر پناہ سے متصل تھی ہمارے ایک آدمی نے تنہا دشمن پر حملہ کیا لوگوں نے اس کو روکا اور کہا اپنی جان ہلاکت میں ڈالتا ہے حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ یہ آیت (ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) ہم گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نصرت عطا فرمائی اور اسلام کو غالب کیا ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب ہم اپنے مال کی حفاظت میں رہیں (اس خیال کو دور فرمانے کے لیے) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ تو ہلاکت میں ہاتھ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ مال کی حفاظت کریں اور جہاد چھوڑ دیں ابوعمران فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ (وفات پاکر) قسطنطنیہ میں دفن ہوئے۔

حدیث: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجھل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد۔ (۲۲۰)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا جہالت، زنا اور شراب خوری کی کثرت ہوگی مردوں کی تعداد کم ہوجائے گی اور عورتوں کی زیادہ، یہاں تک کہ پچاس

---

(۲۱۹) الف: سنن ابی داؤد: کتاب الجھاد: باب فی قولہ تعالیٰ ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

ب: المستدرک علی الصحیحین: ج ۲ ص ۹۴ کتاب الجھاد

عورتوں کا ذمہ دار صرف ایک شخص ہوگا۔

حدیث: اخرجو المشرکین من جزیرۃ العرب۔ (۲۲۱)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔

حدیث: عن عمر بن الخطاب أنہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما۔ (۲۲۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دونگا یہاں تک کہ اس میں مسلمان کے سوا کسی کو باقی نہ رکھونگا۔

حدیث: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر۔ (۲۲۳)

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان میں دین پر قائم اور صبر کرنے والا اس شخص کی طرح ہوگا جو انگارے ہاتھ میں لے لے۔

حدیث: من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید۔ (۲۲۴)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری امت کے خراب ہوجانے کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ ان الایمان لیازر الی

---

(۲۲۱) الف: صحیح بخاری: کتاب الجھاد والسیر: باب جوائز الوفد ھل یستشفع الی اھل الذمۃ ومعاملتھم

ب: صحیح مسلم: کتاب الوصیۃ: باب ترک الوصیۃ لمن لیس لہ شئ یوصی فیہ

(۲۲۲) صحیح مسلم: کتاب الجھاد والسیر: باب اخراج الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب

(۲۲۳) جامع ترمذی: کتاب الفتن: باب

(۲۲۴) الف: الکامل: ابن عدی: ج ۲/ص ۳۳۷، دار الفکر

المدینة کماتأرز الحیة الیٰ جحرھا۔ (۲۲۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان مدینہ میں سمٹ کر آ جائیگا، جس طرح سانپ (تمام جگہ پھر کر) اپنے بل میں لوٹ آتا ہے۔

حدیث: عن بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایجمع اللّٰہ ھذہ الامة علی الضلالة ابدا وقال ید اللّٰہ علی الجماعة اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ (۲۲۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس پوری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور فرمایا اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے سواد اعظم کی اتباع کرو کیونکہ جو اس سے علیحدہ رہے گا وہ علیحدہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

حدیث: عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایحل لاحد کم ان یحمل بمکة السلاح۔ (۲۲۷)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔

حدیث: عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدء غریبا فطوبیٰ للغرباۓ۔ (۲۲۸)

---

(۲۲۵) الف: صحیح بخاری: کتاب الحج: باب الایمان یأرز الی المدینة
ب: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا وانہ یأرز بین المسجدین

(۲۲۶) المستدرک: ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب العلم، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲۲۷) الف: صحیح مسلم: کتاب الحج: باب النھی عن حمل السلاح بمکة بلاحاجة
ب: سنن الکبریٰ للبیھقی: ج ۵ ص ۱۵۵ باب کراھیة حمل السلاح فی أیام الحج

(۲۲۸) الف: صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب بیان أن الاسلام بدأ غریباً وسیعود غریباً
ب: سنن ابن ماجة: کتاب الفتن: باب بدأ الاسلام غریباً
ج: مسند احمد بن حنبل، ج ۱ ص ۳۹۸، مؤسسة قرطبة، القاھرة
د: مسند ابی یعلی، ج ۸ ص ۳۸۸، دار المأمون للتراث، دمشق
ہ: المعجم الکبیر ج ۶ ص ۱۶۴، مکتبة العلوم والحکم الموصل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی ہے اور آئندہ بھی غربت کی طرف راجع ہوگا لہٰذا غریبوں کے لیے خوشخبری ہے۔

حدیث: من مات و لیس فی عنقه بیعة مات میتة جاھلیة۔ (۲۲۹)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو اس حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں (امام) کی بیعت کا (طوق) نہیں تو وہ جاھلیت کی موت مرا۔

حدیث: قال رسول اللّٰہ ﷺ امرکم بخمس امرنی اللّٰہ بهن الجماعة والسمع والطاعة والهجرة والجهاد فی سبیل اللّٰہ ومن فارق الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه۔ (۲۳۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا، امیر کے حکم کو سننے اور اس کی اطاعت کرنے کا، ہجرت کا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کا، جس شخص نے جماعت کو چھوڑا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹا اتار پھینکا۔

حدیث: عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا بویع للخلیفتین فاقتلوا الاخر منهما۔ (۲۳۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو ان میں سے پچھلے والے کو قتل کر دو۔

حدیث: سیکون بعدی بعوث کثیرة فکونوا فی بعث خراسان انزلوا فی

---

(۲۲۹) الف: صحیح مسلم: کتاب الامارة: باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن
ب: سنن الکبریٰ للبیهقی: ج۸ ص ۱۵۶ باب الترغیب فی لزوم الجماعة
ج: المعجم الکبیر: ج ۱۹ ص ۳۳۴، مکتبة العلوم والحکم الموصل
(۲۳۰) الف: المستدرک علی الصحیحین: ج ا ص ۵۸۲ کتاب الصوم
ب: جامع ترمذی: کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل الصلوٰة والصیام والصدقة
(۲۳۱) الف: سنن الکبری للبیهقی: ج۸ ص ۱۴۴، باب لایصلح امامان فی عصر

مدینة مروفانه بناها ذوالقرنین ودعاها بالبرکة ولایصیب اهلها سوء ابداً۔
(۲۳۲)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! بہت سے لشکر میرے بعد ہوں گے تم خراسان کے لشکر میں ہونا پھر شہر مرو میں اترنا اس کو ذوالقرنین نے بنایا ہے اور اس کے لیے برکت کی دعا کی ہے وہاں کے رہنے والوں کو کوئی برائی نہ پہونچے گی۔

حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لو کان الدین عند الثریا الذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله۔ (۲۳۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دین ثریا کے نزدیک ہوتا تو ابناء فارس سے ایک شخص وہاں جاتا یہاں تک کہ اس کو حاصل کرلیتا۔

حدیث: عن عبد اللّٰہ بن الحارث بن جزء الزبیدی قال قال رسول اللّٰہ ﷺ بخرج ناس من المشرق فیوطئون للمهدی سلطانه۔ (۲۳۴)

ترجمہ: عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدی کے لیے ان کی سلطنت کو قائم کریں گے۔

حدیث: عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا رأیتم السود قد جاءت من قبل خراسان فائتوها فان فیها خلیفة اللّٰہ المهدی۔ (۲۳۵)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سیاہ جھنڈوں کو دیکھو کہ خراسان کی طرف سے آتے ہیں تو وہاں جاؤ اس لئے کہ ان میں مہدی

---

(۲۳۲) المعجم الأوسط ج۸ ص ۱۴۱ دار الحرمین القاهرة
(۲۳۳) الف: صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب فضل فارس
ب: مسند احمد بن حنبل: ج ۲ ص ۳۰۸، مؤسسة قرطبة القاهرہ
(۲۳۴) ابن ماجة کتاب الفتن: باب خروج المهدی
(۲۳۵) مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۲۷۷، مؤسسة قرطبة القاهرہ

خلیفۃ اللہ ہوں گے۔

حدیث: تکون هدنة علی دخن ثم تکون دعاة الضلالة فان رأیت یومئذ خلیفة اللّٰہ تعالیٰ فی الارض فالزمه وان فهک جسمک واخذ مالک وان لم تره فاهرب فی الارض ولو ان تموت وانت عاض بجذع شجرة قال قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال۔ (۲۳۶)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا صلح غبار کے ساتھ ہوگی پھر گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے تم زمین میں خلیفۃ اللہ کو دیکھو تو ان کے ساتھ رہو اگر چہ تمہارا جسم فنا ہوجائے اور تمہارا مال لے لیا جائے اور اگر خلیفہ کو نہ پاؤ تو سیاحی کرو اگر چہ تم ایسی حالت میں مرو کہ درخت کی چھال نوچتے ہو۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا پھر کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا پھر دجال نکلے گا۔

حدیث: عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یقتتل عند کنزکم هذا ثلاثة کلهم ابن خلیفة ثم لایصیر الی واحد منهم ثم یطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقتلونکم قتلا لم یقتله قوم ثم ذکر شیئاً لا احفظه فاذا رأیتموه فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة اللّٰہ المهدی۔ (۲۳۷)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے اس خزانہ کے پاس تین خلیفہ زادے لڑیں گے پھر وہ کسی کو بھی نہیں ملے گا یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے سیاہ نشان ظاہر ہوں گے پھر تم کو اس طرح قتل کریں گے کہ کسی نے قتل نہ کیا ہوگا پھر آپ نے کچھ اور ذکر کیا جس کو میں یاد نہ رکھ سکا جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان کی بیعت کرو اگر چہ تم کو برف پر رینگنا پڑے اسلئے کہ وہ خلیفۃ اللہ مہدی ہیں۔

حدیث: أن رسول اللّٰہ ﷺ قال سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوک ومن بعد الملوک جبابرة ثم یخرج رجل من اهل بیتی

---

(۲۳۶) مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۴۰۳، مؤسسة قرطبة القاهرة
(۲۳۷) ابن ماجة: کتاب الفتن: باب خروج المهدی
(۲۳۸) المعجم الکبیر: ج ۲۲ ص ۳۷۴، مکتبة العلوم والحکم الموصل

يملاء الارض عدلا كما ملئت جورا ثم يؤمر بعده القحطانی فوالذی بعثنی بالحق ماھو بدونه۔ (۲۳۸)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد خلیفہ ہوں گے اور خلفاء کے بعد امراء ہونگے اور ان کے بعد بادشاہ ہونگے اور بادشاہوں کے بعد ظالم وجابر ہوں گے پھر ایک شخص میرے اہلِ بیت سے نکلے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی پھر اس کے بعد قحطانی امیر بنایا جائے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ مہدی سے کم نہ ہوگا۔

حدیث: عن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الشام صفوة اللہ من بلاده الیها یجتبی صفوته من عباده من خرج من الشام الیٰ غیرھا فبسخطة ومن دخلها من غیرھا فبرحمة۔ (۲۳۹)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شام اللہ کے برگزیدہ شہروں میں سے ہے اور اس کے برگزیدہ بندے اس کی جانب کھنچتے ہیں جو شام سے نکل کر دوسری طرف گیا تو یہ اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوا اور جو دوسری جگہ سے آ کر شام میں داخل ہوا تو یہ اللہ کی رحمت کے سبب ہوا۔

حدیث: عقر دار الاسلام بالشام یسوق اللہ الیها صفوة من عباده لاینزع الیها الا مرحوم ولا یرغب عنها الا مفتون علیها یمین اللہ من اول من الدھر الی أخر یوم من الدھر بالظل والمطر فان اعجزھم المال لایعجزھم الخیر والمائ۔

ترجمہ: دارالاسلام کی بنیاد شام ہے اللہ اپنے بندوں کو اس کی جانب چلائے گا وہاں جانے والا وہی ہے کہ جس پر اللہ نے رحمت کی ہے اور وہاں سے نکلنے والا وہی ہے جو فتنہ میں پھنسا اللہ نے اس پر قسم ذکر کی ہے اول زمانہ سے آخر زمانہ تک سایہ اور پانی عطا فرمانے کی۔ اگر اہلِ شام مال سے عاجز ہونگے تو خیر اور پانی سے ان کو کبھی لاچاری نہیں

---

(۲۳۹) المعجم الکبیر: ج۸ ص ۱۷۱، مکتبة العلوم والحکم الموصل

ہوگی۔

حدیث: عن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ وتحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر۔(۲۴۰)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا عنقریب ہجرت کے بعد ہی ہجرت ہوگی جو زمین کے اچھے لوگ ہیں وہ ہجرت گاہ ابراہیمی کو مضبوطی سے پکڑے رہیں گے اور زمین میں بدکار لوگ رہ جائیں گے ان کو ان کی زمین پھینکیں گی اللہ کے نزدیک وہ برے ہونگے اور ان کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔

حدیث: ستکون فتن قیل یارسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب فتنے ہوں گے، عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا شام ملک کو اختیار کرو۔

حدیث: انکم ستظفرون بالشام وتغلبون علیہا وتصیبون علی سیف بحرہا حصنا یقال لہ انفۃ یبعث اللہ منہ یوم القیامۃ اثنی عشر الف شیہد۔(۲۴۱)

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم عنقریب شام پر فتح پاؤ گے اور اس پر غالب ہوجاؤ گے اور دریا کے کنارے ایک قلعہ حاصل کرو گے جس کو انفہ کہتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس میں سے بارہ ہزار شہیدوں کو اٹھائے گا۔

حدیث: عن عبداللہ بن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم

---

(۲۴۰) سنن ابو داؤد: کتاب الجهاد: باب فی سکنی الشام

(۲۴۱) لسان المیزان: ابن حجر عسقلانی: ج ۴/ص ۱۲۸، مؤسسة الأعلمی

(۲۴۲) صحیح ابن حبان: ج ۱۶ ص ۲۹۵، ذکر الاخبار عما یستحب للمرء من سکنی شام عند ظهور الفتن بالمسلمین، مؤسسة الرسالة ۱۴۱۴ھ

ستجندون اجنادا جندا بالشام وجندا بالعراق وجندا باليمن قال قلت یارسول اللّٰہ خرلی قال علیک بالشام فمن ابی فلیلحق بیمنہ ولیسق من غدرہ فان اللّٰہ قد تکفل لی بالشام واھلہ۔ (۲۴۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن حوالہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم میں چند لشکر ترتیب دیئے جائیں گے۔ ایک شام میں، ایک عراق اور ایک یمن میں۔ (راوی حدیث نے کہا) یارسول اللہ! ان میں سے ایک تجویز فرمادیجئے تو آپ نے فرمایا تم شام کو اختیار کرنا اس نے کہا اور جو اس کو نہ چاہے تو وہ یمن سے مل جائے اور اس سے سیراب ہو، اللہ نے میرے لئے شام کی کفالت کرلی ہے۔

حدیث: عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ رایت عمودا من نور خرج من تحت راسی ساطعا حتی استقر بالشام۔ (۲۴۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قیس کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک نور کے ستون کو میں نے دیکھا کہ میرے سر کے نیچے سے روشن ہوکر نکلا یہاں تک کہ شام میں قائم ہوگیا۔

حدیث: حدثنی مرۃ البھزی انہ سمع رسول اللّٰہ ﷺ یقول لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین علی من ناواھم وھم کالاناء بین الاکلۃ حتی یاتی امر اللّٰہ وھم کذلک قلنا یارسول اللّٰہ واین ھم قال باکناف بیت المقدس۔ (۲۴۴)

ترجمہ: مرۃ البھزی نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا ان لوگوں پر غالب رہے گا جو اس کی مخالفت کریں گے وہ کھانے والوں کے درمیان برتنوں کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسی حال میں ہونگے پوچھا گیا کہ وہ لوگ کہاں ہونگے فرمایا بیت

---

(۲۴۳) مسند الشامیین: سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۲۶۰ھ-۳۶۰ھ): ج ۲ ص ۳۹۵، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

(۲۴۴) المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۳۱۷، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل ۱۴۰۴ھ

المقدس کے اطراف میں۔

وهذا آخر ما اردنا جمعه من الاحاديث النبوية و الاخبار المصطفوية علیٰ صاحبها الف الف صلوة و تحية و ليكن حسن ختام الكلام۔ بحمد الله القادر المنعام۔

محمد عبد الماجد قادری بدایونی
عفی اللہ عنہ
محرم الحرام ۱۳۴۱ھ

☆☆☆

مطبوعات تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

۱۔ **احقاق حق** (فارسی) - سیف اللہ المسلول سیدنا شاہ فضل رسول قادری بدایونی

ترجمہ وتخریج تحقیق: مولانا اسید الحق قادری، صفحات - ۱۵۶، قیمت - ۶۰/روپے

۲۔ **عقیدۂ شفاعت** کتاب وسنت کی روشنی میں -

سیف اللہ المسلول سیدنا شاہ فضل رسول قادری بدایونی

تسہیل وتخریج: مولانا اسید الحق قادری، صفحات - ۱۲۲، قیمت - ۴۰/روپے

۳۔ **مناصحۃ فی تحقیق مسائل المصافحۃ** (عربی) -

تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی

ترجمہ وتخریج: مولانا اسید الحق قادری صفحات - ۶۴، قیمت - ۲۰/روپے

۴۔ **طوالع الانوار** (تذکرۂ فضل رسول) - مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی،

تسہیل وترتیب: مولانا اسید الحق قادری صفحات - ۱۰۴، قیمت - ۳۵/روپے

۵۔ **البناء المتین فی احکام قبور المسلمین** - مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی،

تخریج وتحقیق: مولانا دلشاد احمد قادری صفحات - ۴۰، قیمت - ۱۵/روپے

۶۔ **تذکار محبوب** (تذکرۂ عاشق الرسول مولانا عبد القدیر قادری بدایونی) -

مولانا عبد الرحیم قادری بدایونی صفحات - ۶۴، قیمت - ۲۰/روپے

۷۔ **مدینے میں** (مجموعۂ کلام) - تاجدار اہل سنت حضرت شیخ عبد الحمید محمد سالم قادری بدایونی

صفحات - ۶۸، قیمت - ۲۰/روپے

۸۔ **مولانا فیض احمد بدایونی** - پروفیسر محمد ایوب قادری،

تقدیم وترتیب: مولانا اسید الحق قادری، صفحات - ۶۴، قیمت - ۲۰/روپے

۹۔ **قرآن کریم کی سائنسی تفسیر** ایک تنقیدی مطالعہ - مولانا اسید الحق قادری

صفحات - ۶۴، قیمت - ۲۰/روپے

۱۰۔ مولانا فیض احمد بدایونی اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء (ہندی) - محمد تنویر خان قادری بدایونی

صفحات - ۴۰، قیمت - ۲۰/روپے

۱۱۔ **سیرت مصطفیٰ** (ﷺ) **کی جھلکیاں** (ہندی) - محمد تنویر خان قادری بدایونی

صفحات - ۴۴، قیمت - ۲۰/روپے